هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار
قادیان

ایڈیٹر و پبلشر میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ صہ - ششماہی - سہ ماہی - بیرون ہند
قیمت فی پرچہ ایک آنہ
مینیجر: رشید احمد خاں احمدی

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ شوال ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۴ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۲

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۱۳ نومبر ۱۹۴۰ء بنوت ۱۳۱۹ہش حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے کل بوجہ پیچش جلاب لیا تھا۔ آج خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

(۲) سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

(۳) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کو جو درد نقرس سے بہت تکلیف تھی۔ آج پہلے سے بہت آرام ہے۔ جوڑوں کے درد میں بھی تخفیف ہے۔ بائیں ران کے جوڑ میں ابھی درد باقی ہے۔ جس کی وجہ سے کچھ حرارت اور کمزوری بھی ہو گئی۔ احباب ان کی صحت کامل کے لئے دعا جاری رکھیں۔

(۴) حرم اول حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو پیٹ اور انتڑیوں کے درد اور سر میں چکروں کی تکلیف ہے۔ اور حرم ثانی کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ دعائے صحت جاری رہے۔

درخواست

اسی پرچہ میں صفحہ ۱۱ پر جو "احباب جماعت کی خاص توجہ کی ضرورت" کے عنوان سے اپیل کی گئی ہے۔ دوست اس پر خاص نظر فرما کر عملی کوشش سے ثواب حاصل کریں۔ (مینیجر)

برکاتِ قادیان دارالامان

میں قدرت خدا کی عیاں دیکھتا ہوں
پلٹ دی ہے کایا زمانہ نے سب کی
منور ہوئے نورِ تعلیم سے سب
خدا کے کرم کی ہوئی ہم پہ بارش
پھر آیا نبوت کا دورِ مبارک
محمدؐ کا نائب زمانے میں آیا ؎
ہوا پھر سے اسلام کا رعب قائم
ہے باطل کی فوجوں نے کھائی ہزیمت
جو وحیِ خدا کے اترنے کی جا ہے
ہوا پھر ہے ظاہر یہاں ربّ موسیٰ
یہی تخت گاہِ رسولِ خدا ہے
فتن میں زمانہ کے بہرِ حفاظت
اسی میں ہیں رہتے مثیلِ صحابہؓ
مسیحِ زمانہ کا مسکن یہی ہے ؎
یہیں پہ "منارہ" یہیں "مسجدِ اقصیٰ"

ہوا پھر سے روشن جہاں دیکھتا ہوں
ہر اک ذرّے میں گرمیاں دیکھتا ہوں
کہ معدوم تاریکیاں دیکھتا ہوں
میں دریائے رحمت رواں دیکھتا ہوں
پھر عہدِ نبی کا سماں دیکھتا ہوں
میں دورِ مسیحِ زماں دیکھتا ہوں
عدوؔ اس کے سب نیم جاں دیکھتا ہوں
خدا کا "جری" پہلواں دیکھتا ہوں
وہ "دارالاماں قادیاں" دیکھتا ہوں
سرِ طور جلوہ کُناں دیکھتا ہوں
میں رحمت کا اس کو نشاں دیکھتا ہوں
اسی کو میں دارالاماں دیکھتا ہوں
میں اسوۂ حسنہ یہاں دیکھتا ہوں
ہدایت کا چشمہ عیاں دیکھتا ہوں
یہیں "الحکم" ضوفشاں دیکھتا ہوں

اسی سرزمیں میں ہے "مسجد مبارک"
یہیں پہ تھا "مردِ خدا" جس کے دم سے
رہے "نوردیں" بھی یہیں جلوہ افگن
وہی تھے مسیحا کے اول خلیفہ
یہیں سے ہے تبلیغ ہوتی جہاں میں
یہیں مقبرۂ بہشتی بنا ہے ؎
یہیں پر ہے "مہدی" کی اولاد رہتی
رجوعِ خلائق کا مرجع یہی ہیں
نظر سے جو دشمن کی اوجھل ہیں اب تک
جنہوں نے تعلق کو توڑا یہاں سے
یہیں ہے خلافت نبوت کی قائم ؎
خلافت کی طاعت میں لاریب واللہ
خزاں کس طرح آئے دیں کے چمن میں
رہیگا ہمیشہ ہی ناکام دشمن ؎
میں شکرِ خدا میں کروں لاکھ سجدے

کہ جسمیں خدا کی اماں دیکھتا ہوں۔
سب ادیانِ باطل نہاں دیکھتا ہوں
طبیب ان سا کامل کہاں دیکھتا ہوں
سراپا انہیں قدرداں دیکھتا ہوں
یہیں دیں کی روحِ رواں دیکھتا ہوں
خدا کے نشاں سب یہاں دیکھتا ہوں
میں ان سب کا بختِ جواں دیکھتا ہوں
انہیں دین کے پاسباں دیکھتا ہوں
وہ اس شہر میں خوبیاں دیکھتا ہوں
میں ان کا سراسر زیاں دیکھتا ہوں
یہیں پیارے آقا کی شاں دیکھتا ہوں
کمربستہ پیر و جواں دیکھتا ہوں
کہ "محمود" کو باغباں دیکھتا ہوں
عمل اس کے سب رائیگاں دیکھتا ہوں
کہ "فضلِ عمر" شادماں دیکھتا ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد کہ اپنی ماہوار آمدنی کا ⅓ حصہ جمع کرتے جاؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا :- "میں نے سادہ زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اس لئے کہ تم اعلیٰ قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ محنت اور مشقت برداشت کرنے کی تم میں طاقت پیدا ہو۔ مشکلات اور تکالیف برداشت کر سکو۔ اور جب تمہارے پاس مال ہوگا تو تم اعلیٰ قربانی کرنے کے قابل ہو سکو گے۔ دل کی قربانی سے مال نہیں مہیا ہو سکتا۔ لیکن جب دل کی قربانی ہوگی۔ اور تمہارے پاس مال بھی ہوگا۔ تو اسے تم پیش کر سکو گے۔ پس سادہ کھانا کھاؤ۔ سادہ کپڑے پہنو۔ اور کفایت شعاری سے گذارہ کرو۔ اور اپنی آمدنی میں سے چندے دو۔ اور ایک حصہ امانت فنڈ میں جمع کراؤ۔ پھر کچھ اپنے پاس بھی جمع کرو۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ دین کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ کہ کم سے کم تنخواہ کا ⅓ حصہ جمع کرتے جاؤ۔ پس جب تک تمہیں یہ آواز نہیں آتی۔ کہ سب کچھ لے آؤ۔ اس وقت تک کچھ نہ کچھ جمع کراتے جانا چاہیئے۔"

تحریک جدید کے چندے کے ماسوائے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ سے مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ آپ سادہ زندگی اختیار کریں۔ اور کفایت شعاری کو اپنا اصول بنا لیں اور اپنے اخراجات میں کمی کر کے نہ صرف تحریک جدید کے چندوں میں ہی قربانی کریں۔ بلکہ ⅕ سے ⅓ تک اپنی ماہوار آمد میں سے معمولی چندے وضع کر کے "امانت تحریک جائیداد" کے فنڈ میں کم سے کم تین سال کے لئے جمع کرتے جائیں۔ تا جہاں یہ قربانی آپ کی سلسلہ کے لئے مفید ہو۔ وہاں آپ کے لئے بابرکت ہو۔ کیا آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس مطالبہ پر لبیک کہا؟ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔ (خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

اعلان از طرف شعبۂ خدمتِ خلق مجلس خدام الاحمدیہ

اخبار الفضل اور الفاروق مجریہ ۲۱ ظہور ۱۳۱۹ ہش میں شعبۂ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد کی تشریح کرتے ہوئے قائدین کرام اور زعماء عظام مجلس خدام الاحمدیہ سے گذارش کی گئی تھی۔ کہ آئندہ ماہوار اور ہفتہ وار رپورٹوں میں خدمت خلق کے کام کی رپورٹ ان شائع کردہ فرائض کی ترتیب کے مطابق روانہ کیا کریں۔ لیکن بعض مجالس نے ابھی تک اس ضروری اعلان کی طرف توجہ نہیں دی۔ اور ان کی رپورٹیں بالکل غیر مرتب اور نامکمل ہوتی ہیں۔ جس سے انتظام میں بہت سی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ قائدین اور زعماء مجالس خدام الاحمدیہ سے دوبارہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ اعلان مندرجہ اخبارات مذکورہ کے مطابق شعبۂ خدمتِ خلق کی رپورٹیں روانہ کیا کریں۔ (خاکسار مہتمم خدمتِ خلق)

ایک نایاب و لاجواب کتاب کے صرف چار نسخے باقی ہیں

ناظرین فاروق میں سے جن دوستوں کو موجودہ زمانہ کے علماء سوء کے حالات دیکھنے کا شوق ہو۔ خصوصاً اہلحدیث اخبار کے ایڈیٹر اعور العین شیر پنجاب مولوی ثناء اللہ امرتسری کا کچا چٹھا اور عکسی تصویر ملاحظہ کرنی ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مشہور پیشگوئی جو اس زمانہ کے مولویوں کے حق میں فرمائی گئی تھی۔ اس کو جن مولویوں نے اپنے قول و فعل سے پورا کر کے اس پیشگوئی کا صحیح مصداق اپنے آپ کو بنا لیا ہے۔ وہ بہت جلد "علمائے خلف" نام کی مندرجہ صدر کتاب کو ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر دفتر فاروق سے منگالیں۔ صرف چار نسخے باقی ہیں۔ پھر ایسی قابل دید اور لائق شنید کتاب نہ ملے گی۔ (منیجر فاروق قادیان۔ پنجاب)

تحریک جدید سال ششم کے وعدے سو فی صدی پورا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء ہے

اس میں شک نہیں۔ کہ تحریک جدید کے "جہاد کبیر" میں متواتر حصہ لیتے جانا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "پانچہزاروالی الٰہی فوج" میں شمولیت کا فخر حاصل کرنا ہے۔ یہی وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں سابقون الاولون میں لکھے جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے راہِ خدا میں اسکی رضا کے لئے اس کے نام کے بلند کرنے کے لئے اپنی خوشی اور اپنی مرضی سے اپنے آپ کو اپنے امام کے حضور پیش کیا۔ تحریک جدید کے چھٹے سال سے گیارہ ماہ گذر چکے ہیں۔ اور بارھواں مہینہ نومبر کا جا رہا ہے۔ نومبر ۱۹۴۰ء کی ۳۰ تاریخ چھٹے سال کے وعدے سو فی صدی پورے کر لینے کی آخری تاریخ ہے۔ جو لوگ گذشتہ گیارہ ماہ کے عرصہ میں اپنے وعدے پورے کر چکے ہیں۔ ان کے نام سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش ہو چکے اور شائع کئے جا رہے ہیں۔ مگر وعدہ کرنے والوں میں سے پچیس فی صدی احباب ایسے ہیں۔ جنہوں نے ابھی اپنا عہد پورا نہیں کیا۔ اس اعلان کے ذریعہ ان کو بیدار اور ہوشیار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء سے پہلے پہلے اپنا عہد ادا کر لیں۔ تا ان کا نام جہاں وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست میں دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو جائے وہاں وہ اپنا وعدہ پورا کر لینے کی وجہ سے خوشی کے ساتھ آئندہ سال کا بوجھ اٹھانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ پس اگر آپ نے چھٹے سال کا اب تک اپنا وعدہ نہیں پورا کیا۔ تو اس وقت تک آرام کا سانس نہ لیں۔ جب تک ان تین ہفتوں کے اندر اندر اپنا عہد پورا نہ کر لیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

(خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

نظارت بیت المال کا چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

امسال چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کا بجٹ ۹۰۰۰/- روپے منظور ہوا ہے۔ جو مئی ۱۹۴۰ء سے نومبر ۱۹۴۰ء تک سات ماہ میں پورا ہونا چاہیئے۔

اب جبکہ مالی سال رواں کا چھٹا ماہ ختم ہو رہا ہے۔ اور صرف ایک ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ جماعتیں اور افراد کی طرف سے اب تک صرف چار ہزار روپیہ کی رقم چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں وصول ہو کر داخل خزانہ ہوئی ہے۔ اس چندہ کی وصولی کے لئے تگ و دو کی جاتی رہی ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اکثر جماعتوں نے اس چندہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں فرمائی۔ اسلئے اس اعلان کے ذریعہ جماعتوں کے عہدیداران اور افراد کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اب پوری توجہ سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا بندوبست فرما دیں۔ اور ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء سے قبل اپنی اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ سو فی صدی داخل خزانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام (ناظر بیت المال)

ترمیم بجٹ کے متعلق نظارت بیت المال کا ضروری اعلان

مقامی جماعتہائے احمدیہ کے بجٹوں کے متعلق اب تک یہ دستور رہا ہے۔ کہ ہر قسم کی ترمیم کی اطلاع انہیں ساتھ کے ساتھ دی جاتی رہی ہے۔ جس کی وجہ سے خط و کتابت بہت بڑھ گئی ہے۔ وقت بھی بہت خرچ ہوتا ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جماعتہائے متعلقہ کو ہر مہینے کے پہلے ہفتہ میں مرمیہ بجٹ کی اطلاع کی جایا کرے گی۔ لہذا جن جماعتوں کو ان کی چٹھیوں کے جواب میں ابھی تک ترمیم بجٹ کی اطلاع موصول نہ ہوئی ہو۔ وہ اگلے مہینہ کے پہلے ہفتہ تک انتظار کریں۔ ان کو انشاء اللہ بروقت اطلاع کر دی جاوے گی۔ (ناظر بیت المال)

آپکا قومی فرض ہے کہ فاروق کے لئے خریدار پیدا کریں۔ اور ثواب لیں۔

تذکرۃ المہدیؑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مورخہ ۲/۱۲ ۱۳۱۹ھش زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت مستری فضل الدین صاحب معمار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں سنائیں۔ جن کے اقتسابات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ تا قارئینِ فاروق بھی مستفید ہوں (مرتبہ چودھری منظور احمد خاں ثاقب)

(۱) جب منارۃ المسیح کی بنیاد رکھی گئی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اینٹ پر کچھ تحریر فرما کر ایک آدمی کے ہاتھ الٹی کر کے مجھے بھیجی۔ کہ اس اینٹ کو اسی طرح الٹی ہی بغیر پڑھنے کے مینار کی مغربی دیوار میں لگا دو۔ اور جب یہ لگ جائے۔ تو دوسری یا رمت اٹھانا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔

(۲) حضور علیہ السلام ہر کام متعلق تعمیر مجھ سے یا نواب صاحب کے مستری سے (جو کہ حافظ قرآن بھی تھے) لیتے تھے۔ ایک دفعہ ہم دونوں بیت النور میں کام کر رہے تھے۔ اور ہم نے کہا۔ کہ آج حضور علیہ السلام کا پس خوردہ منگا کر دیکھیں۔ کہ حضور علیہ السلام کیا کھاتے ہیں۔ چنانچہ شادی خاں صاحب رضی اللہ عنہ کی ماں سے جس کو عام طور پر دادی دادی کہا جاتا تھا۔ کہا۔ کہ ہمیں حضور علیہ السلام کا پس خوردہ لا دینا۔ اس نے کہا۔ کہ جب میں لنگر خانہ سے روٹی لاؤں۔ تب یاد دلانا۔ اتنی دیر میں دوسرے کمرہ میں حضور علیہ السلام بمعہ حضرت ام المومنین تشریف لائے۔ اور ہماری طرف کے دروازہ پر چک ڈالی گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد دادی لنگر خانہ کو جانے لگی۔ تو ہم نے یاد دلا دیا۔ اس وقت حضور باہر ایک چبوترہ پر ٹہل رہے تھے۔ حضور ؑ نے ہمیں مخاطب فرما کر پوچھا۔ کہ کیا بات ہے۔ ہم نے صاف بات عرض کر دی۔ کہ ہم حضور ؑ کا پس خوردہ لینا چاہتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمیں سات سال ہو گئے ہیں۔ کہ اعلیٰ کھانا نہیں کھایا۔ کدو کا سالن اور بیسن کی روٹی کھاتے ہیں۔ اگر آپ کو پسند ہو۔ تو لے لیا کریں۔ چنانچہ اکثر دفعہ منگا کر دیکھا۔ یہی کھانا ہوتا تھا۔

(۳) صبح کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام اکثر دفعہ جامع احمدیہ کی طرف سیر کے لئے نکلا کرتے تھے۔ اور دار الفتوح سے لے کر تمام چھاؤ ہی چھاؤ (جو ایک قسم کے گھاس کو کہتے ہیں) ہوتا تھا۔ ایک دفعہ حضور ایک پک ڈنڈی پر چل کر ایک آم کے نیچے ٹھہر گئے۔ جو کہ جامعہ احمدیہ کے قریب ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میرے مولیٰ نے مجھے اس جگہ الیسر (ایک قسم کا بوٹا ہوتا ہے۔ جو کہ بارڑ کا کام دیتا ہے) لگا ہوا اور عالیشان مکانات بنے ہوئے بنر موٹریں دکھائی ہیں۔ ان دنوں اس طرف کوئی نہیں آتا تھا۔ کیونکہ اس جگہ کو جن بھوت کا مسکن سمجھا جاتا تھا۔

اب یہ دار العلوم کے نام سے محلہ آباد ہے۔ جس میں ہر وہ چیز موجود ہے۔ جو کہ حضور علیہ السلام نے کشف میں دیکھی تھی۔

(۴) حضور علیہ السلام سے کسی آدمی نے عرض کی۔ کہ اہل سنت والجماعت نماز میں ناف پر ہاتھ باندھتے ہیں۔ اور اہلحدیث سینہ پر۔ اصل کس جگہ پر باندھنے چاہئیں۔ حضور ؑ نے فرمایا۔ ہاتھ کہنیوں تک ہوتے ہیں۔ جہاں کہنیوں تک ہاتھ پہنچ کر بندھ جائیں۔ وہیں باندھ لو۔

(۵) ایک دفعہ بوقت شام مولوی محمد چراغ صاحب نے (جو کہ میرے ماموں اور استاد تھے) حضور علیہ السلام سے عرض کی۔ کہ حضور ہر چوال میں میں نے ایک ٹھیکہ پر مٹی کا کام کیا ہے۔ لیکن صاحب بہادر روپیہ دینے کا نام نہیں لیتا۔ اس غرض کے لئے میں نے عرصہ سے درود شریف کا ورد شروع کر رکھا ہے۔ لیکن کچھ اثر نہیں ہوتا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ آپ درود شریف کے لائق بنے انہوں نے کہا۔ پھر کس طرح پڑھوں۔ تو فرمایا۔ پہلے ۴۰ دن روزانہ ۳۰۰ بار استغفار پڑھو۔ پھر مجھے بتانا۔ چنانچہ مولوی صاحب چالیس دن کے بعد آئے۔ اور عرض کی۔ اب کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ اب درود شریف پڑھو۔ تو دس روز نہ گذرے۔ کہ صاحب بہادر نے ایک آدمی کے ذریعہ بلوا کر روپیہ ادا کر دیا۔

(۶) حضور ؑ ابتدا میں پہلی صف میں کھڑے ہو کر نماز با جماعت ادا کیا کرتے تھے۔ بعدہٗ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب (مولوی صاحب امام ہوا کرتے تھے) کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ لوگ حقہ وغیرہ پیتے ہیں۔ اور ان کے منہ سے بو آتی ہے۔ اسلئے حضور ؑ ان کے ساتھ مل کر کھڑے نہیں ہوتے۔

(۷) ایک غیر احمدی مولوی صاحب آئے۔ اور بعض لوگوں کی ڈاڑھی پر اعتراض کیا۔ کہ منڈھی ہوئی کیوں ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم کو ایمانوں کا فکر ہے۔ اور آپ کو ڈاڑھی کا۔

(۸) ایک دفعہ ایک سنیاسی آیا۔ اور شادی خاں صاحب رضی اللہ عنہ کی والدہ عرف دادی کے ذریعہ حضور علیہ السلام کو بلوایا۔ اس سنیاسی نے ایک شنگرف کا کشتہ پیش کیا۔ اور کہا۔ کہ نیا ستہ میں ایک تنکے کی مقدار روزانہ کھائیں۔ تو آپ کو دماغ کی تقویت حاصل ہوگی۔ حضور ؑ نے کہا۔ کہ کسی اور کو دے دینا ہمیں ضرورت نہیں۔ لیکن اس نے دینے پر اصرار کیا۔ تو حضور علیہ السلام لیکر اس کے سامنے ہی تمام ایک بار کھا گئے۔ اور اندر تشریف لے گئے۔ اس سنیاسی نے ہمیں کہا۔ کہ اس سے بدن پھٹ جائے گا۔

حضور باقاعدہ تین دن نمازوں میں تشریف لاتے رہے۔ اور سنیاسی بھی دیکھتا رہا۔ آخر چوتھے دن حضور ؑ نے فرمایا۔ کہ یہ دل خدا کے عشق سے بھن چکا ہے۔ اس پر کوئی اور چیز اثر نہیں کر سکتی۔ اور جیب سے ۱۵ یا ۲۰ روپے اس سنیاسی کو دے کر رخصت کیا۔ یہ روایت مجھے محمد دین صاحب ساکن سیالکوٹ نے انہی دنوں میں سنائی تھی۔ (قارئین میں سے کوئی اس واقعہ کے متعلق جانتے ہوں۔ تو مجھے اطلاع دیں۔ ثاقب)

تحریکِ جدید کی قربانیاں کرنیوالے مجاہدین کے مخلصانہ جذبات

ذیل میں چند خطوط کا خلاصہ اسلئے دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ مجاہد جنہوں نے ابھی تک سال ششم کا وعدہ پورا نہیں کیا۔ وہ ۳۰؍ نومبر سے قبل اپنے وعدے پورے کر کے عند اللہ اجر حاصل فرماویں۔

(۱) ایک مخلص دوست جنہوں نے سال اول کی تحریک میں ۱۰۰/-/- روپیہ وعدہ فرمایا۔ پھر دوسرا خطبہ پڑھنے پر اسے بڑھا کر ۱۵۰/-/- کر دیا۔ اور تیسرے خطبہ کے ملنے پر انہوں نے اسے ۳۰۰/-/- کر دیا۔ اس پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس قربانی پر لکھا۔ کہ آپ بجائے ۳۰۰/-/- ۱۵۰/-/- دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ۳۰۰/-/- کا ثواب عطا فرمائے گا۔ چنانچہ آپ نے ۱۵۰/-/- حضور کے پیش کیا۔ اور متواتر اب تک دیتے آ رہے ہیں۔ چھٹے سال کا وعدہ کرتے ہوئے آپ نے لکھا۔ کہ میری پنشن مئی ۱۹۴۰ء میں ہونے والی ہے۔ میں اپنی ملازمت کی آمدنی پر حضور کے وعدہ پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ چھٹے سال مئی میں پنشن لیکر وہ چھٹے سال کا وعدہ ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ میری پنشن ۱۲۸/-/- ماہوار ہوئی ہے۔ حضرت کا ارشاد ہے۔ کہ پنشن خوار اپنا چندہ تحریک جدید نصف سے کچھ بڑھا کر دیدیں۔ اس سال تو میری آمدنی وعدہ کرنے کے وقت پوری تھی۔ اگرچہ ادائیگی کے وقت نصف سے کم ہو چکی تھی۔ مگر میں نے یہی پسند کیا۔ کہ اپنا وعدہ پورا ادا کروں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی دی ہوئی توفیق سے میں ادا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ میں اپنے ۱۷۵/-/- اور اہل و عیال کے -/-/- کا بھیج رہا ہوں۔ الحمد للہ۔ آئندہ بھی میرا ارادہ ہے۔ کہ بشرط زندگی اور الٰہی توفیق شامل حال رہنے کی صورت میں یہی رقم بمعہ ضروری اضافہ کے ادا کروں۔ اور اس میں بوجہ پنشن ہونے کے کسی قسم کی کمی نہ کروں۔ حضرت کے حضور میں دعا کے لئے عرض کریں۔ دل چاہتا ہے۔ کہ میں اپنی خدمات کو حضرت کے حضور پیش کروں۔ مگر اب تک میری خرابیٔ صحت مانع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔"

اگرچہ پنشن خوار کو نصف سے کچھ زیادہ دینے کی اجازت ہے۔ مگر ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے۔ کہ باوجود پنشن کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو خرچ کرنا ہے۔ اس میں کمی نہ ہو۔ جو لوگ کمی کرتے ہیں۔ وہ اس مخلص بھائی کے قابل تقلید نمونہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور آئندہ سال میں تحریک جدید کا مطالبہ ہونے پر پوری رقم کی تنخواہ پر وعدہ کر کے اپنے نمایاں اور بین اخلاص کا ثبوت اپنے امام کے حضور پیش کریں۔

(۲) ایک مخلص مجاہد تحریک جدید جنہوں نے سال اول میں ۲۵/-/- پیش کئے۔ اور دوسرے سال تیس تیسرے سال باوجود کمی آمد کے پچاس کا وعدہ کر کے ادا کیا۔ اور چوتھے سال تین صد روپیہ ادا کیا۔ پانچویں سال ۳۰۰/-/- دئیے۔ اور چھٹے سال ۳۱۵/-/- کا وعدہ حضور کا پہلا خطبہ سنکر پیش حضور کیا۔ اور پھر دوسرے خطبہ کو پڑھ کر اس وعدہ کو ۴۱۵/-/- کر دیا۔ اسکی ادائیگی پر حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔ ۴۱۵/-/- کی حقیر رقم پیش کرتے ہوئے درخواست ہے۔ کہ اگر قبول فرمائیں۔ تو احسان ہے۔ جس طرح یہ روپیہ حاصل کیا۔ اسے میں اور میرا خدا جانتا ہے۔ میری آمد اکیس دن کی چھین ہوئی۔ اور میرا خرچ ماہوار ۳۰۰/-/- سے اور صرف ملازموں کا ہے۔ میں اگلے سال کے لئے ۴۲۵/-/- کا وعدہ اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عطا فرمائے گا۔ حوصلہ یہ ہے۔ کہ حضور دعا فرماویں گے۔ پیش کرتا ہوں

(بقیہ ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۵ کالم اول کے نیچے)

پیغامی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب بننے کے لئے ایمان کی تباہی

آج سے تینتیس ۳۳ سال قبل جبکہ مولانا محمد علی صاحب رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر تھے۔ آپ نے ماہ جولائی ۱۹۱۰ء میں ایک مضمون بعنوان "انبیائے عالم" لکھا۔ یہ مضمون کیوں لکھا گیا؟ اس وجہ سے کہ

ایک سکھ فاضل سردار پریتم سنگھ صاحب ایم۔اے بابی کا مضمون گوروکل میگزین میں "انبیائے عالم" کے عنوان سے شائع ہوا جس میں سردار صاحب نے تمام قوموں میں انبیاء کا آنا تسلیم کیا۔ اور نہایت دیانتداری سے موجودہ دور کے مفاسد کو پیش کرتے وقت مضمون میں یہ الفاظ بھی تحریر فرمائے۔ جن کو مولوی محمد علی صاحب نے مذکورہ بالا رسالہ ریویو جولائی ۱۹۱۰ء میں "انبیائے عالم" کے عنوان سے ہی لکھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"اس کے بعد سردار صاحب اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں بھی خدا کا ایک نبی آیا۔ مگر انہوں نے صراحت کے ساتھ اس نبی کا نام نہیں لیا۔" آپ لکھتے ہیں۔ بالآخر ہمارے زمانہ میں بھی ایک نبی پیدا ہوا۔ اور اس کی تعلیم کے لئے یہ امر مقدر ہے۔ کہ اس عظیم الشان زمانہ کے لوگ اس سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کریں گے۔"

خط کشیدہ الفاظ میں سردار صاحب کے مضمون کا اقتباس لیا گیا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سردار صاحب نے موجودہ زمانہ میں ایک نبی کا موجود ہونا تو تسلیم کیا۔ مگر صراحتاً نام نہیں لیا۔ حالانکہ سردار صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ اس نبی کا نام لیتے۔ اب دیکھیئے کہ وہ کونسا نبی موجود تھا۔ جس کا نام سردار صاحب نے نہ لیا۔ اور مولوی صاحب اپنی جرأت ایمانی سے نام بتانے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ مولوی صاحب کے الفاظ میں ہی سنیئے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ سردار صاحب نے اس امر کی طرف بالصراحت موجودہ زمانہ کے نبی کا نام نہیں لیا۔ مگر ان کے مضمون پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا اشارہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح و مہدی کی طرف ہے۔ کیونکہ جو کیفیت سردار صاحب ایک سچے نبی کی بیان کرتے ہیں۔ وہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بالکل چسپاں ہوتی ہے۔ .... یہ بیان صرف اسی زمانہ میں حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کامل اور اتم طور پر صادق آتا ہے۔ اسی زمانہ میں جس قدر لوگ اصلاح کے لئے اٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک احمد ہی ہے جو ایک "نبی" کے لباس میں اور نبوت کے منہاج پر ظاہر ہوا۔ تمام وہ خصوصیتیں جو صرف انبیاء میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ہمارے زمانے کے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کامل طور پر پائی جاتی ہیں...... اگر زرتشت ایک نبی تھا۔ اگر بدھ اور کرشن نبی تھے۔ اگر حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے۔ تو یقیناً یقیناً احمد بھی ایک نبی ہے۔"

اسی مضمون کو بیان فرماتے فرماتے آگے جا کر لکھتے ہیں۔ "خدا تعالےٰ نے آپ سے اسی طرح کلام کیا۔ اور آپ سے اسی رنگ میں بولا جس طرح اور جس رنگ میں وہ گذشتہ نبیوں سے بولا۔ اور ان سے کلام کیا۔"

اللہ۔ اللہ۔ کس قدر ایمان وصداقت کا زمانہ تھا۔ کہ ایک شخص غیر مسلم صرف نبی کا لفظ کہتا ہے۔ تو حضرت مولانا محمد علی نبی کا حسب نسب دعویٰ کی نوعیت بتانے کے لئے بے تاب ہو جاتے ہیں۔ اور وہ تمام نشانات و علامات بیان کرتے ہیں۔ جو سچے نبی میں پائی جانی لازمی ہیں۔ اور پھر وحی کو وحی ولایت نہیں کہتے۔ بلکہ ہر رنگ میں پہلے نبیوں جیسی وحی نبوت قرار دیتے ہیں۔ تبایئے۔ امیر قوم! کس نے عقائد بدلے۔ کس نے مقام مسیح موعود کو کم کیا؟ آپ نے اور صرف آپ نے۔ بچھڑے ہوئے بھائیو آؤ۔ خدا کی قسم۔ ہم اسی قسم کا نبی مانتے ہیں۔ جس قسم کا نبی آپ کے امیر نے تسلیم کیا تھا۔ مگر ہر ور زمانہ کہیئے۔ یا عداوت محمود۔ آپ کے امیر قوم آنکھیں پھیر گئے۔ اور ہم قائم ہیں۔ پھر آپ آگے جا کر صاف اور بیّن طور پر فرماتے ہیں:۔

"الغرض جو شخص ذرا بھی تدبّر سے کام لیگا۔ اس کو اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا تامّل نہ ہوگا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ اسی پاک گروہ میں سے ایک عظیم الشان فرد ہے۔ جو انبیاء کے نام سے ممتاز ہے۔ اور چونکہ جن خیالات کا اظہار سردار صاحب نے فرمایا ہے۔ اور ان بیانات سے بہت مشابہ ہیں۔ جو حضرت اقدس کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جس نبی کو انہوں نے موجودہ زمانہ کا نبی کرکے پکارا ہے۔ اس سے ان کی مراد حضرت اقدس ہی ہیں۔ .... حضرت اقدس درحقیقت ایک سچے نبی ہیں۔ اور اسی زمرہ میں سے ہیں۔ جن کو انبیاء اور رسل کے نام سے پکارا جاتا ہے۔"

محترم مولوی صاحب! یہ تعریف لاہور میں آ کر کیوں بھول گئے۔ کیا پہلے رسول بھی محدث اور ناقص نبی اور مجازی نبی تھے۔ یا حقیقتاً ان میں انبیاء کی صفات پائی جاتی تھیں۔ جب آپ یہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت اقدسؑ نے نبی کا لفظ کاٹ دینے کا حکم فرمایا تھا۔ تاکہ مسلمانوں میں تفرقہ نہ پڑے۔ تو آپ نے اسی وقت جبکہ حضرت نے فرمایا تھا۔ بار بار اس لفظ کو کیوں اپنی عبارتوں میں لکھا۔ یہاں تک کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آپ بے دھڑک لکھتے چلے آئے۔ مگر جونہی محمود آیا۔ نبوت کی تعریفیں بدلنے لگیں۔ حضرت اقدسؑ کی تحریرات میں کتر و بیونت کی جانے لگی۔ مدعی نبوت پر نعوذ باللہ لعنت کی جانے لگی۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ بغض و کینہ کی آگ خلافت کی ہوس کے رنگ میں ظاہر ہوئی۔ اور یہ الہام پورا ہونے کا وقت آ گیا۔ "بڑے چھوٹے کئے جائیں گے۔ اور چھوٹے بڑے کئے جائیں گے"۔ اگر آپ نے ایمان اور صداقت سے حضرت اقدسؑ کے اس اعلان کو کہ نبی کا لفظ کاٹ دیا جائے۔ یہی سمجھا تھا۔ کہ نبی کی بجائے محدث سمجھ لیا جائے۔ تو کیوں آپ خواہ مخواہ نبی کا لفظ استعمال کرتے رہے۔ اور محدث نہ لکھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے حضرت اقدسؑ کی مخالفت کی۔ اور باوجود آپ کے اعلان کے آپ نبی کے لفظ کو زور شور سے تحریر کرتے رہے۔ اور محدث نہ لکھا۔ اور نہ کبھی نبی کی تعریف محدثیت کی۔ بلکہ صاف طور پر آپ نے حضرت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے راستباز نبی سمجھا۔ حالانکہ آپ خوب جانتے تھے۔ اور جانتے ہیں۔ کہ جس زمانہ میں حضرت اقدسؑ نے یہ اعلان کیا۔ نبوت کی دو اقسام ہی مانتے تھے۔ (۱) ایسے نبی جو کتاب اور شریعت لاتے ہیں۔ (۲) اور دوسرے محدث جو ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ چونکہ آپ کے خیال میں یہ تعریف ہی نہ تھی۔ کہ بغیر شریعت اور کتاب کے بھی کوئی نبی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اپنی نبوت کو محدثیت قرار دیا۔ لیکن جب آپؑ کو بتایا گیا۔ کہ رسول اور نبی پہلے نبی کے ماتحت پہلی شریعت اور کتاب کے ساتھ بھی آسکتے ہیں۔ اور نئی کتاب اور نئی شریعت لازمی نہیں ہوتی۔ بلکہ بوقت ضرورت نازل کی جاتی ہے۔ تو آپؑ نے صاف طور پر محدث کے لفظ کو نبی اور رسول سے بدل دیا۔ گویا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ جو صفات انبیاء میں کثرت مکالمہ و مخاطبہ الہیہ کی وجہ سے پائی جاتی ہیں۔ اور جس کی کثرت کی وجہ سے وہ نبی کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ وہ آپ میں ابتداء سے پائی جاتی تھیں۔ لیکن نبی کا مفہوم صحیح نہ سمجھنے کی وجہ سے نبی ہونے سے انکار کرتے رہے۔ کیونکہ اس وقت آپؑ کے خیال میں نبی کی صرف ایک ہی کامل قسم نبوت تامہ کاملہ تھی۔ اس قسم کی نبوت کا آپؑ کو دعویٰ نہ تھا۔ اور نہ ہی ابھی تعریف نبوت کا مفہوم بدلا تھا۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپؑ نے یہ اعلان کیا۔ کہ اگر میرے نبی کے لفظ لکھنے سے یہ غلطی پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ گویا میں نبوت تامہ رکھتا ہوں۔ تو ایسے لفظوں کو کاٹا ہوا خیال کریں۔ اور اس کی بجائے محدث سمجھ لیں۔ لیکن جب آپ کو بتایا گیا۔ کہ بغیر کتاب اور شریعت کے بھی نبی آسکتا ہے۔ اور نبی کہلا سکتا ہے۔ تو پھر آپؑ نے صاف طور پر اعلان فرمایا۔ گو اس سے قبل بھی آپ میں وہ تمام صفات پائی جاتی تھیں۔ جو دعویٰ کے بعد موجود تھیں۔

اب مولوی صاحب صاف کیوں نہیں کہتے۔ کہ بھائیو جو عقیدہ جس لحاظ سے مفید اور زرخیز نظر آیا۔ اختیار کر لیا۔ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ مگر میں عرض کرتا ہوں۔ جناب نے گویا دنیا کو دھوکا دینے پر کمر باندھ رکھی ہے۔ جب آپ قادیان میں تھے۔ محبوب تھے۔ لوگ عزت کرتے تھے۔ جماعت جان دیتی تھی۔ آپ نے دعویٰ نبوت کو دنیا پر پیش کیا۔ اور زبردست مضامین لکھے۔ باوجود اس کے کہ بقول آپ کے حضرت اقدسؑ نے دعویٰ نبوت پیش نہیں کیا تھا۔ آپ نے نبوت پر زور پر زور دیئے۔ جب لوگوں نے آپؑ کو نبی ماننا تسلیم کیا۔ اور خاصی جماعت پیدا ہو گئی۔ اور آپ خیر سے لاہور تشریف لے گئے۔ تو پھر محبوب بننے کا طریقہ اختیار کیا۔ اب نبوت پر ہاتھ صاف ہونے لگا۔ غیروں میں اسی پیدا کردہ عقائد کا استیصال ہونے لگا۔ اور اس کو غلو اور کفر قرار دیا جانے لگا۔ جو عقیدہ قادیان میں جان تھی۔ لاہور میں

دیانندی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ توبہ اور آریہ سماج

ویدک دھرم کی رو سے حسب عقیدہ آریہ سماج ایک گناہ کے لئے ایک لاکھ پچاسی ہزار جونوں کی سزا بھگتنا پڑتی ہے۔ اور ایک طرفۃ العین یعنی ایک پلکار بھی خدائے تعالیٰ سے غافل ہونا گناہ ٹھہرتا ہے۔ تو پھر ظاہر ہے۔ کہ مکتی یعنی نجات پانے کی کونسی راہ باقی رہی؟ کیونکہ آریہ سماج کے اس عقیدہ کی رو سے پرمیشور نے تو ایک طرح سے مکتی دینے سے ان لوگوں کو جواب دے دیا ہے۔ نہ نو من تیل ہوگا۔ نہ رادھا ناچیگی۔ اس صورت میں ہم آریہ سماج سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اس موجودہ زندگی میں آپ لوگوں میں سے کوئی شخص دعویٰ کر سکتا ہے ؟ کہ میں نے کبھی کسی قسم کا گناہ نہیں کیا۔ نہ صغیرہ اور نہ کبیرہ۔ اور نہ کبھی جھوٹ زبان پر آیا۔ نہ کبھی کسی کو زبان یا ہاتھ یا آنکھ وغیرہ سے ستایا۔ اور نہ کبھی ناجائز مال کھایا۔ اور نہ کبھی ایک سیکنڈ بھی اپنے پرمیشور کو بھلایا۔ اور نہ ہی کسی اور قسم کا گناہ یا خیال بد دل میں آیا۔ اگر کوئی آریہ ایسا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ تو پھر کسی آئندہ جون کا بھی اسی پر قیاس کر لیں۔ کیونکہ اس دار الغفلت دنیا میں گناہ انسان کی فطرت کو لگا ہوا ہے۔ اس لئے کسی آئندہ جون میں آ کر ان فطرتی خواص کا بکلی دور ہو جانا ممتنع اور محال ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ گناہ انسان کی سرشت کو ایک لازم غیر منفک ہے۔ جس کا تدارک صرف رحمت اور مغفرت الٰہی کر سکتی ہے۔ نہ کوئی اور چیز۔ اور اگر خدا تعالیٰ ہر ایک گناہ پر سزا دینے لگے اور ہزاروں جونوں میں مبتلا کرنے لگے۔ اور استغفار اور توبہ قبول نہ ہو۔ اور فضل الٰہی شامل حال نہ ہو۔ تو یہ عاجز گنہگار بندہ کبھی بھی نجات نہیں پا سکتا۔ اور اگر مکتی پانا اس امر پر موقوف مانا جائے۔ کہ کسی قسم کا گناہ باقی نہ رہے۔ تو آریوں کے مکتی پانے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔

اس کے بالمقابل اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جیسے انسان کی فطرت میں ایک ملکہ گناہ کرنے کا رکھا ہے۔ ایسا ہی گناہ کا علاج بھی اسی طرز سے اسکی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولاھم یحزنون۔ بقرہ ۱۳۶ اور پھر اپنے تئیں نیک کاموں میں لگا دیوے۔ تو ان کا اجر اس کو اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ اور ایسے لوگ بے خوف اور بے غم ہیں۔

اب یہ قاعدہ کہ توبہ کر کے خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرنا اور اپنی زندگی کو اسکی راہ میں وقف کر دینا یہ گناہ کے بخشے جانے کے لئے ایک ایسا صراط مستقیم ہے۔ کہ زمانہ خاص تک محدود نہیں۔ جیسا کہ ابتداء سے انسان کی سرشت میں یہ شق موجود ہے۔ کہ گناہ سے نادم ہو کر اپنے خدا کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور جب تک ایک گنہگار بندہ اپنے سچے خلوص کے ساتھ فرمانبرداروں کی جماعت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہر ایک طور کا دکھ اور درد اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ جو والدین سے بھی بڑھ کر شفیق اور مہربان ہے۔ وہ جب دیکھتا ہے۔ کہ اس نے اپنے گناہ کے ترک کرنے میں اپنے اوپر خود ہی سزا وارد کر لی ہے۔ اور اطاعت الٰہی میں دکھوں کو قبول کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اخلاص کی وجہ سے اسے بخش دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحًا ثم اھتدیٰ (طٰہٰ ع ۴)

اپنی غلطیوں پر نادم و پشیمان ہونے والوں اور پھر راہِ راست پر آ کر نجات کے طالبوں کے لئے اسلام کی یہ تعلیم نہایت ہی امید افزاء اور خوشکن ہے۔ کیونکہ برخلاف دیگر تمام مذاہب کے صرف اسلام ہی ہے۔ جو یہ امید دلاتا ہے۔ کہ اگر باوجود سو فی صدی گناہوں میں ملوث ہو چکنے کے پھر تم خدا کی طرف رجوع کرنا چاہو۔ تو خدا کی رحمت کا دامن وسیع ہے۔ بشرطیکہ تم نے خالص توبہ کی ہو۔ اس سے ان لوگوں کا رد ہو جاتا ہے۔ جو سوامی دیانندجی بانی آریہ سماج کے الفاظ میں اسلام پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ:۔

"توبہ کرنے سے گناہ کے معاف ہونے کا مسئلہ کہ جس کی قرآن تعلیم دیتا ہے۔ سب کو گناہ کی طرف راغب کرنے والا ہے۔ کیونکہ معافی کی امید پر انسان کو گناہ کرنے میں حوصلہ افزائی ہو جاتی ہے۔ گناہوں کو فروغ دینے والی کتاب کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا خدا ہی نہیں ہو سکتا"

(ستیارتھ پرکاش باب ۱۴ صفحہ ۷۳۶)

لیکن نہایت افسوس ہے۔ کہ آریہ سماجی جو اسلام پر گناہوں کو فروغ دینے کا الزام لگاتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ اگر خلوص دل سے توبہ و استغفار کر کے خدا کی طرف آنے کی تعلیم سے گناہوں کو فروغ دینے کا اعتراض درست ہے۔ تو پھر نہ صرف یہ کہ انسان کی نجات کے تمام راستے مسدود ماننے پڑتے ہیں۔ بلکہ ان کے اپنے عقائد کی رو سے تو گناہوں کو سب سے زیادہ فروغ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ بانی آریہ سماج کا اعتقاد ہے۔ کہ:۔ "گناہوں کا معاف کرنا اول درجہ کا ادھرم ہے" (ستیارتھ پرکاش باب ۱۴ صفحہ ۷۵۷)

اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"سوال۔ ایشور اپنے بھگتوں کے گناہ معاف کرتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ اگر گناہ معاف کرے۔ تو اس کا انصاف قائم نہ رہے۔ اور سب بڑے گنہگار ہو جائیں۔ .... پس سب کاموں کی مناسب طور پر سزا و جزا دینا ہی ایشور کا کام ہے۔ معاف کرنا نہیں۔" (باب ۷، صفحہ ۲۴۷)

ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج کے عقائد کی رو سے جب کسی انسان کی بخشش ہو ہی نہیں سکتی۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ ہر گناہ کے عوض خدا تعالےٰ بندے کو سزا دے۔ اور ایک لاکھ پچاسی ہزار جونوں کے چکر میں ڈالے۔ تو لازماً جب کوئی انسان بھی گناہوں سے پاک نہیں۔ خطاؤں سے خالی نہیں۔ اور کمزوریوں سے مبرّا نہیں۔ اور معافی اور بخشش کا دروازہ ہی نہیں۔ اور حصولِ نجات اور وصالِ یار ممکن ہی نہیں۔ تو جیسے عمر بھر کے قیدی ایام قید میں اس وجہ سے کہ اب چھٹکارا تو ہوگا نہیں۔ وہ وہیں قید خانہ میں جرائم کر کے افسروں کا ناطقہ بند کر دیتے ہیں۔ ویسے ہی یہ تمام بندے اندھا دھند گناہ پر آمادہ ہوں گے۔ کیونکہ گناہ ایک کیا تو بھی سزا ملے گی۔ اور ہزار گناہ کیا تو بھی بہرحال سزا سے تو بچنا نہیں۔ اب آریہ معترض غور کریں۔ کہ گناہ کو فروغ دینے والی کتاب قرآن مجید ہوئی۔ یا کہ وید؟ اور پھر نجات کا دروازہ بند کرنے والا مذہب اسلام ٹھہرا ہے۔ یا کہ ویدک دھرم؟

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو!

بلکہ نہایت تعجب ہے۔ کہ بانی آریہ سماج نے اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے جہاں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان صفات میں سے صفت غفوریت رحیمیت اور رحمانیت سے انکار کر دیا۔ وہاں انہوں نے یہ کہکر کہ:۔

"معافی کی امید پر انسان کو گناہ کرنے میں حوصلہ افزائی ہو جاتی ہے۔ گناہوں کو فروغ دینے والی کتاب کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا خدا ہی نہیں ہو سکتا۔" وید اور شاستروں پر بھی ہاتھ صاف کر دیا ہے۔ کیونکہ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ گناہوں کی معافی کا ویدوں وغیرہ میں بھی ذکر موجود ہے۔ تو پھر دیانندجی کے اپنے پیش کردہ مذکورہ اصل کے مطابق وید تو بہرحال ایشوری کلام ہونے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ اور ان میں بیان کردہ خدا بھی خدا نہیں ہو سکتا۔ سو اس کے لئے یجروید $\frac{8}{13}$ کی حسب ذیل عبارت ملاحظہ فرماویں۔ لکھا ہے۔

"اے سب کا اپکار کرنے والے منتر۔ آپ دان دینے والے کے گناہ کو معاف کرنے والے ہیں۔ عام انسانوں کے کئے ہوئے قصوروں کو معاف کرنے والے ہیں۔ پتا کے برخلاف کئے ہوئے قصور کو معاف کرنے والے ہیں۔ اپنے کئے ہوئے قصوروں کو دور کرنے والے ہیں۔ سب ادھرم کو نالش کرنے والے ہیں۔ پس جو قصور جان بوجھکر کرتا ہوں۔ یا غلطی سے کرتا ہوں۔ آپ ان سب کو دور کرنے والے ہیں۔"

یجروید کے اس ایک حوالہ کے علاوہ جو بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔ منوسمرتی $\frac{11}{246 \text{ تا } 263}$ میں بھی جگہ بجگہ گناہوں کی معافی کا ذکر موجود ہے۔

پس ستیارتھ پرکاش کے حوالجات کی بنا پر۔ یا تو یہ کہنا پڑیگا۔ کہ پنڈت دیانندجی وید اور شاستروں سے ناواقف محض تھے۔ اور یا پھر ماننا پڑیگا۔ کہ وہ عمدًا ویدوں کی توہین و تردید اور مخالفت کرتے تھے۔ اور منوجی کے اس فرمان خاص کو بھی نظر انداز کر چکے تھے۔ کہ:۔

"جو شخص وید شاستر کی توہین کرتا ہے۔ وہ کافر ہے۔" (منوسمرتی $\frac{2}{11}$)

خلاصہ یہ کہ انسان جو غلطی اور گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ اس اپنے کئے پر سچی توبہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف آ جائے۔ تو خدا تعالیٰ جس کی رحمت و مغفرت بڑی وسیع ہے۔ اور جس کا رحم اس کے عدل و انصاف پر غالب ہے۔ کیونکہ وہ فعال لما یشاء علیٰ کل شیء قدیر اور لا یسئل عما یفعل جیسی قادر مطلق ہستی ہے۔ وہ اپنے بندے کو۔ اس نادم و پشیمان ہو کر آنے والے بندے کو بخشنے پر قادر ہے۔ اور یہ وہ تعلیم ہے جو نجات کے لئے تمام مذاہب سے اعلیٰ تعلیم ہے۔ برخلاف مم

مم اس کے باقی مذاہب انسان کو ہمیشہ کے لئے آستانہ الٰہی سے دھتکار دیتے اور نجات کا دروازہ اس کے لئے بند کر دیتے ہیں۔ مگر اسلام پھر بھی خدا تعالیٰ کی رحمت کے وسیع دامن کی دعوت دیکر بندے کو اسی کے آقا کی طرف بلاتا اور خوشخبری دیتا ہے [illegible] سید احمد علی [illegible] دار الامان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی نقطہ نگاہ سے حسن معاشرت کا طریق

(از خان صالح احمد خاں فاضل)

ہر انسان کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ بنی نوع انسان سے خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ خاطر داری اور کشادہ پیشانی سے پیش آوے۔ اور اس کے ساتھ اس طرح گفتگو کرے۔ کہ اس کو خود ہی میلان ہو جائے۔ کہ اس شخص کو ہمارے طریقہ دین اور مذہب سے کسی قسم کا تعرض نہیں ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون سے ملنے جانے کے وقت حکم فرمایا تھا۔ فقولا لہ قولاً لیناً لعلہ یتذکر او یخشیٰ۔ کہ ان کے ساتھ ملائمت کے ساتھ گفتگو کرنا۔ کیونکہ شاید وہ تمہاری نصیحت کو قبول کریں۔ اور خدا سے ڈریں۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے اپنے دشمن سے ملاطفت کے ساتھ ملاقات کرنے کا حکم فرمایا۔ اسلئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے افضل نہیں ہیں۔

حضرت طلحہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہر قماش کے آدمی آیا کرتے تھے۔ اور ان سے محبت رکھتے تھے۔ ایک روز میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ ان لوگوں کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آیا کریں۔ فرمانے لگے۔ اے طلحہ۔ میں خدا تعالےٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس بے نیاز کا ارشاد ہے۔ وقولوا للناس حسناً۔ کہ لوگوں کے ساتھ بہترین گفتگو کیا کرو۔ لفظ "ناس" عام ہے۔ اس میں یہود اور نصاریٰ بھی داخل ہیں۔ جب اہل کتاب اور مشرکوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے بات کرنے کا حکم ہے۔ میں ان لوگوں کے ساتھ کیونکر بُری طرح پیش آسکتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ حدیث روایت کی ہے۔ کہ حضور نے ارشاد فرمایا۔ انکم لم تسعو الناس باموالکم فلیسعھم منکم بسط الوجہ وحسن الخلق۔ اس فرمان کا یہ مطلب ہے۔ کہ اگر تمہیں اپنے ہمجنسوں کو مال دینے کی وسعت نہیں۔ پس یہ تو ضرور چاہیئے۔ کہ ان کے ساتھ خوش خلقی اور کشادہ روئی سے پیش آؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ملاقاتیوں کے ساتھ گفتگو میں ان کا نام ادب سے لو۔ اور جب کوئی مسلمان ملے اسے السلام علیکم کہو۔ اور اپنے پاس آنے کو اچھی جگہ بٹھاؤ۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فداہ روحی۔ فرماتے ہیں۔ صادفہ شاب شیخا الا قیض اللہ لہ شابا عند الکر سنہ یوقرہ ہر ایک جوان آدمی جو بوڑھوں کی عزت کریگا۔ جب وہ بوڑھا ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس وقت کے نوجوانوں سے اس کی توقیر کرائے گا۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم کرنے کی عادت ڈالنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ اور یہاں تک ارشاد فرمایا ہے۔ کہ من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس منا۔ جو اپنے سے بڑے کی توقیر نہ کرے۔ اور اپنے سے چھوٹے کے ساتھ بترحم نہ پیش آوے۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

وفات

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ مولوی فخر الدین صاحب پنشنر مہاجر جن پر فالج کا نہایت سخت حملہ ہوا تھا۔ پونے دس بجے شب وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ ۱۸۹۷ء میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ پنشن لینے کے بعد تین سال نظارت بیت المال میں ناظر صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ کے طور پر کام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھی کام کیا۔ گذشتہ چھ سال سے امانت فنڈ تحریک جدید کے سیکرٹری تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے برادران گرامی قدر کے مختار عام کے فرائض بھی آپ ادا کرتے تھے۔ آپ نے ۵۹ سال کی عمر میں وفات پائی بڑے مجمع کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور عصر کے وقت مرحوم کو سپرد خاک کیا گیا۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں

مرحوم کے پسماندگان اور فرزندان سے ہمیں اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں

"خاک کا پتلا"

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مخالفت بہت بُری چیز ہے۔ اچھے خاصے سمجھدار آدمی بھی اسکی رو میں بہتے ہوئے ہلاک ہو کر رہتے ہیں۔ یہ مرض آج کا نہیں ہے۔ بلکہ تخلیقِ آدم سے توام ہے۔ بشرِ اول دنیا کے باپ اور پہلے پیغمبر کے متعلق بھی ایک بہت بڑی اور خود فراموش ہستی نے کہا۔ کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ کہ یہ خاک کا پتلا ہے۔ اور میں آگ کا شعلہ۔ یہ آج نہیں تو کل مر جائے گا۔ یہ دائمی اطاعت کا اہل کیسے ہو سکتا ہے۔

یہ ہے مقام مخالفت جس پر دنیا کے بڑے بڑے مدعیانِ علم و فضل انسان گامزن ہو چکے ہیں۔ مقام مخالفت دراصل مقام بغض ہے۔ مقام عناد ہے۔ اس کا وارث تمام خوبیوں سے آنکھ بند کر لیتا ہے۔ اور اچھائی و برائی کو یکساں برائی کی سطح پر دیکھتا ہے۔

مقام مخالفت کے مقابل پر مقام محبت یا مقام عشق ہے۔ جو کہ سراسر کامیابی ہے۔ اگرچہ دنیا کے عقلمند اسباب ظاہری کے پابند انہیں دیوانہ خیال کرتے ہیں۔ مگر میدان انہیں کے ہاتھ رہتا ہے۔

سید ولدِ آدم صاحب مہر نبوت کی وفات پر ایک عاشق کامل نے کہا۔ کہ جو کوئی یہ کہے گا۔ کہ وہ مر گیا۔ میں اسکی گردن تن سے جدا کر دوں گا۔ حالانکہ جسم اطہر سے روح مقدس پرواز کر چکی تھی۔ مگر وہ محبت کا دیوانہ باوجودیکہ جسم بے جان سامنے تھا۔ اسے زندہ سمجھتا تھا۔ اسلئے نہیں کہ وہ پاگل تھا۔ اسلئے نہیں کہ وہ زندے اور مُردے میں تمیز نہیں کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی وہ ریاکار و مکار تھا۔ ہاں وہ عاشق تھا۔ محب تھا۔ اور اس جسم کا فدائی تھا۔ وہ اسکی موت کی خبر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اور اس کا خیال تک بھی نہیں لا سکتا تھا۔ کہ یہ مجسمۂ رحمت ماں باپ سے زیادہ مہربان ہم سے جدا ہو جائے گا۔ بلکہ انہیں یقین تھا۔ کہ یہ خاک کا نورانی پتلا ہم سب کی موت دیکھیگا۔ جنازہ پڑھائے گا۔ قبر تک ساتھ جا کر ان مقدس ہاتھوں سے سپردِ خاک کریگا۔ اس عاشق کے وہم میں بھی یہ واقعہ نہیں گزر سکتا تھا۔ کہ یہ مقدس خاک کا اقدس پُتلا ہاں نوروں کا نور آمنہ کا لال صاحب یثرب اور خدا کا پیارا ہمارے ہاتھوں دفن ہوگا۔ قدوسیوں کی جماعت کو آپ کی موت کا یقین تو آیا۔ مگر وہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ وہ ان سے الگ ہو۔ ہاں وہ اس خاک کے پُتلے کو ہمیشہ (فداک امی وابی) کہ "میرے ماں باپ آپ کی بلائیں لیں" کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

خدا کا نبی مسیح دشمنوں کے نرغے میں تھا۔ اور بار بار دعا کرتا تھا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اے خدا اگر ہو سکے۔ تو موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے۔ اپنے ساتھیوں کو بار بار دعا کی تاکید کرتا تھا۔ حالانکہ وہ خاک کا پتلا تھا۔ آج نہ مرتا۔ تو کل مرجاتا۔ مگر یہ خاک کے پتلے دنیا کی نجات کے لئے زندگی طلب کرتے ہیں۔ نادان اس پر اعتراض کرتا ہے۔ کہ خاک کے پتلے کے لئے دعا کیوں کی جاتی ہے۔ انہیں علم نہیں ہے۔ کہ یہ سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں برس کی آرزوؤں دعاؤں اور خواہشوں کے نتیجہ میں ہوتے ہیں۔ کہنے والوں نے تو صاحب کلمہ طیبہ کو ھذا الذی بعث الخ کہ اس خاک کے پتلے کو رسول بنا دیا گیا۔ کہدیا تھا۔ حالانکہ وہ کہتے تھے۔ انا دعوۃ ابی ابراھیم۔ انہیں مقام عشق وصل تو کیا دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ جنگ احد میں قدسی کٹ کٹ کر مرتے تھے۔ اور پسماندگان میں سے بیوہ ہونے والی عورتیں۔ باپ۔ بھائی۔ بیٹے اور خاوندوں کی موت سنکر بھول جاتی تھیں۔ جب اسی خاک کے پتلے کی خیریت کا مژدہ سن لیتی تھیں۔ مگر نعیم کا کچا مولوی لاہور نگری کے باغیوں کا چودھری کہتا ہے۔ خاک کا پتلا آج نہیں تو کل مر جائے گا۔ اس کے لئے زندگی کی دعا کرنا عبث ہے۔

ایک خاک کا پتلا حسن بن علی اپنی بیویوں کو پے در پے طلاقیں دیتا تھا۔ لوگ پھر بھی اس سے اپنی بیٹیوں کا نکاح کرتے تھے۔ اس مقدس کے پاک باپ مرتضےٰ نے لوگوں سے کہا۔ یہ طلاقیں دیتے ہیں۔ اور آپ پھر بھی اس سے رشتہ کرتے ہیں۔ محبت کے دیوانوں نے کہا۔ یہ مقدس باپ کا نواسہ ہے۔ خواہ ہر روز طلاق دے۔ ہم پھر بھی اسے بیٹیاں دیں گے۔ مگر ایک گروہ نے اس کے بھائی کو خاک کا پتلا سمجھتے ہوئے سر تن سے جدا کر دیا۔ یہ گروہ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا۔ مگر مقام عشق سے محروم تھا۔ کچے مولوی کو مقام محبت نصیب نہیں۔ وہ شان محمود کیا جانے وہ معذور ہے۔ مجبور ہے۔ جو کہتا ہے۔ اسے کہنے دو۔ ہاں اسے دیکھنے دو۔ اور حسرتوں میں جلنے دو۔

الاقرب فالاقرب بزرگوں کا مقولہ ہے ہمارا باپ محمود ہمارے احمدؐ باپ کا بلا فصل بیٹا ہے۔ اسکی شبیہہ ہے۔ حسن و احسان میں اس کا نظیر ہے۔ اے خدا ہم تیرے گنہگار بندے تیرے احمدؐ کے خادم تجھ سے تیرے ہی رحم کا واسطہ دے کر التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہم سب کے جنازے پڑھائے۔ وہ پڑپوتوں کے پڑپوتے اور پھر ان پڑپوتوں کے پڑپوتے دیکھتا چلا جائے۔ اے ارحم الراحمین۔

دے اسکو عمر و دولت کر دور سب اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا

آمین۔ ذبیح احمدی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر القرآن کے شائق احباب

جن احباب کرام نے اس سے پیشتر تفسیر القرآن کی خریداری کی اطلاع دی تھی۔ اور رقم بھی ارسال کر دی تھی۔ ممکن ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہوں۔ جو بوجہ ملازمت اپنے پہلے مقام سے تبدیل ہو کر کسی اور جگہ چلے گئے ہوں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اگر ان کو یاد ہو۔ کہ انہوں نے کسی مقام سے خریداری کی اطلاع دی تھی۔ نیز رقم کس ذریعہ سے ارسال فرمائی تھی۔ تو مطلع فرمائیں۔ تاکہ گذشتہ لسٹ سے مقابلہ کر کے ان کے موجودہ صحیح پتہ کا علم ہو سکے۔ اور ان کو بھی کوئی پریشانی نہ ہو۔ لہذا ایسے احباب ضرور بہت جلد ان کوائف سے مطلع فرما دیں۔

جہاں آپ کو بذریعہ فاروق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کے ذریعہ علم ہو چکا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تفسیر القرآن کی ایک جلد شائع ہو جائے گی۔ اور آپ اپنی طرف سے خریداری کی اطلاع دفتر تحریک جدید میں بھجوا رہے ہیں۔ وہاں یقیناً بہت سے ایسے مخلص بھی ہوں گے۔ کہ جن تک یہ اطلاع کسی وجہ سے نہ پہنچی ہوگی۔ اور وہ ابھی تک اپنی خریداری کی اطلاع نہیں دے سکے۔ لہذا جملہ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے دوستوں کو بھی اس بے بہا تحفہ کی اطلاع بہت جلد دیں۔

بڑی جماعتیں اگر انتظام کے ساتھ تفسیر القرآن کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کریں۔ اور خریداروں کی رسید ارسال کر کے دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمائیں۔ تو یہ بھی ثواب کا بہترین موقعہ ہے۔

(انچارج تحریک جدید)

ثنائی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تائیدِ حق اور ابطالِ باطل

روحانی باپ بیٹے اور دیگر علمائے وقت کو مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں شکست فاش

واہ رے جوشِ جہالت خوب دکھلائے ہیں رنگ
جھوٹ کی تائید میں حملے کریں دیوانہ وار

پیارے ناظرین! خدا کی شان جب بھی کوئی مامور و مرسل اصلاحِ خلق کی خاطر دنیا میں مبعوث ہوا۔ تو علمائے سوء اس کے مقابل آمادۂ مخالفت ہو گئے۔ اور ہر جائز و ناجائز حربوں کو اسکی صداقت مشتبہ کرنے کے لئے عمل میں لا کر ایک بہت بڑی نیکی خیال کیا۔ لیکن غیور اور قادر قیوم خدا نے تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی ایسی خلاف شریعت چالاکیوں اور ارادوں کو اہلِ انصاف لوگوں میں الم نشرح کر کے ان کی رہی سہی عزت و وقار کو بھی خاک میں ملا دیا۔ جس سے وہ منہ دکھانے کے بھی قابل نہ رہے۔

چنانچہ اس ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ پیش کرنے والے زمانہ میں بھی جب ایک مردِ حق بحکم الٰہی احیاءِ اسلام۔ بحفاظت عزت و ناموس حضرت پیغمبر اسلام (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) و تائید کتاب اسلام اور دنیا کی ہدایت کے لئے جانب مشرق سے کھڑا ہوا۔ تو علمائے وقت سے رہا نہ گیا۔ اور انہوں نے اپنے روحانی آباؤ اجداد کی سنت قدیمہ پر عمل کرتے ہوئے مرسل یزدانی حضرت مسیح قادیانی و نائب رسول شاہِ مکی و مدنی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت پر ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگانا شروع کر دیا۔

اس گروہ مکذبین و منکرین میں علاوہ دیگر پیروں گدی نشینوں اور علمائے وقت کے سب سے پیش پیش مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سردار اہلحدیث پیر مہر علی صاحب گولڑوی۔ مولوی غلام رسول صاحب عرف رسل بابا امرتسری۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی۔ قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی مولوی اسماعیل صاحب علی گڑھی۔ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ ایڈیٹر اخبار اہلحدیث تھے۔

ناظرین کرام! ان سب لوگوں نے خدا کے برحق مسیحِ موعود اور اسکی جماعت کے مقابل اس قدر کذب بیانیوں اور دھوکا دہیوں سے کام لیا۔ کہ جس کا کوئی حد و حساب نہیں۔ اول الذکر اور موخر الذکر ہر دو صاحبان کا تعلق روحانی باپ بیٹے کا ہے۔ انہوں نے استیصال حق اور تائید باطل کے لئے بیسیوں کتب اور رسالہ جات لکھے۔ جس میں اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہوئے بڑے بڑے دعاوی کئے۔ کہ ہم یوں کر دیں گے۔ ہم ووں کر دیں گے۔ مگر خدا کے جری اور اس کے خادموں کے مقابل ان کی جو علمی گت بنی۔ وہ محتاجِ بیان نہیں۔ ہر علم دوست اور انصاف پسند دل جانتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے صادق مامور نے بتائید الٰہی عربی زبان میں اپنا تحدیانہ کلام درجنوں کتب کی صورت میں بوعدہ انعام شائع فرمایا۔ اور بیسیوں دفعہ علم و فضل کے دعویدار ہندوستان اور دیگر عربی ممالک کے جبہ پوشش علماء اور ان کے ہم خیالوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ لیکن ان علمیت کا ڈھنڈورہ پیٹنے والوں میں سے کسی ایک کو بھی مردِ میدان بن کر نکلنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور ہوتی بھی کس طرح جبکہ یہ زمینی لوگ تھے۔ اور مسیح موعودؑ آسمانی۔

ہاں البتہ جب یار لوگوں نے تنگ کیا۔ اور کہا۔ کہ جب یہ شخص (نعوذ باللہ) مفتری اور کذاب ہے۔ تو تم اس کا علمی میدان میں مقابلہ کیوں نہیں کرتے۔ تو مرتا کیا نہ کرتا کی مشہور مثل کے مطابق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایسے لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکتے ہوئے یوں طفل تسلیوں سے کام لیا۔ کہ

"ان لوگوں کے خیال اور مقال کا جواب یہ ہے۔ کہ ایسا تب ہو سکتا یا ہونا چاہیئے۔ جبکہ علمائے وقت مرزا کو مخاطب صحیح اور منہ لگانے کے لائق سمجھتے۔ وہ نہ تو مرزا کو عالم علوم ظاہری سمجھتے ہیں۔ نہ اہل باطن صاحب قوتِ قدسیہ خیال کرتے ہیں۔ وہ اسکو علوم ظاہری سے جاہل۔ وہ قوت باطنی سے بے بہرہ سمجھتے ہیں۔ جو دعوٰی وہ کرتا ہے (جیسے عربی نویسی کے مقابلہ کا دعوٰی یا باطنی طاقت سے نشان نمائی کا دعوٰی) اسکو وہ شعبدہ بازی یا مداریوں کی سی لاف و گزاف سمجھکر اسکو منہ لگانا نہیں چاہتے۔ رہا جھوٹے کو ملزم کرنا اور مثل مشہور

دروغگو را تا بخانہ باید رسانید

پر عمل کرنا سو اسکی سابق کارستانیوں (سابق عربی نویسی و بشارتوں و پیشگوئیوں کے ایگزیمنیشن (امتحان لئے) بغیر تکلیف اٹھانے اور وقت خرچ کرنے کے ہو سکتا ہے۔

علماء وقت کے مقابلہ میں مرزا کے ایسے دعوے اس دعوے کی مثل یا نظیر ہیں۔ کہ (۱) ایک مریل آدمی جہان کے پہلوانوں سے کشتی لڑنے کا دعوے اور چیلنج کرے۔ (۲) یا فقیر قلاش روئے زمین کے بادشاہوں کو الٹی میٹم (لڑائی کا آخری نوٹس) ارسال کرے۔ (۳) یا ایک طفل مکتب دنیا کے عالموں فاضلوں کو مباحثہ کے لئے بلائے۔ (۴) یا ایک پنساری یا بناوٹی طبیب اشتہاری مسلم الثبوت و ڈگری یافتہ ڈاکٹروں اور سندی خاندانی طبیبوں سے معالجہ میں مقابلہ کرنا چاہے۔

پس کیا ممکن اور بحکم عقل جائز ہے۔ کہ کوئی نامی پہلوان یا کسی سلطنت کا بادشاہ یا کوئی مسلم الکل عالم و فاضل یا مسلم شدہ ڈاکٹر یا حکیم اس کندہ ناتراش مقابل کے مقابلہ کے لئے میدان میں علم بلند کرے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔" (رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۴ و ۱۲۵)

واہ صاحب!

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

ایہا الناظرین! مندرجہ بالا عذرات بٹالویہ میں ایک راز پنہاں تھا۔ جسے تاڑنے والے تاڑ گئے۔ اور انہوں نے اس حقیقت کا بھانڈا چوراہے میں ہی پھوڑ دیا۔ اور یک زبان ہو کر بول اٹھے۔ کہ دراصل یہ سب باتیں علمی مقابلہ کی تاب نہ لاتے ہوئے تراشی گئی ہیں۔ ورنہ اگر مرزا صاحب اس میدان کے شہسوار نہ تھے۔ تو سالوں سال ان کا مقابلہ کیوں کیا گیا؟ کیوں رسالہ اشاعۃ السنۃ اور اخبار اہلحدیث کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کالموں کے کالم ان کی تردید میں وقف کئے گئے۔ اگر مندرجہ بالا عذرات معقول ہی تھے۔ تو انہیں شروع میں ہی کیوں نہ اہل دنیا کے سامنے لایا گیا؟ بابا بچے تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔

حقیقت کو پانے والوں نے علانیہ اور بے دھڑک ناواقف لوگوں کو اصل حالات سے آگاہ کیا حالانکہ علماء سوء نے مسیح موعود کی دشمنی کے باعث ان کی خوب پیٹھ ٹھونکی تھی۔ اور ان کے حیات مسیح وغیرہ عقائد باطلہ کی وجہ سے عیسائیت اور بھی زیادہ اسلام پر اپنے دانت تیز کر رہی تھی۔ مگر قدرت خداوندی حقیقت کا انکشاف ہونا تھا۔ سو خوب ہؤا۔ وے جن کی دوستی اور محبت کا مولوی لوگ دم بھرا کرتے تھے۔ (یعنی پادری صاحبان) انہوں نے برموقع اپنی دلی دوستی کا اچھا اظہار کیا۔ جس پر مولوی صاحبان سرد آہ بھر کر پکار اٹھے۔ کہ ؎

جنہیں بھائی سمجھتے تھے جنہیں ہم دوست کہتے تھے
زمانہ کا تغیر دیکھئے وہ بے وفا نکلے

چنانچہ اس وقت میرے سامنے ۱۸۰ صفحہ پر مشتمل "پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور" کی شائع کردہ "تنویر الاذہان فی فصاحت القرآن" نامی ایک کتاب پڑی ہے۔ جس میں متعدد جگہ مذکورہ بالا قسم کے عذرات واہیہ کی عجیب طرز پر تردید کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی تحدیانہ کلام کے مقابل مولویوں کا عجز ثابت کیا گیا ہے۔ اور لطف یہ کہ کتاب کا مصنف احمدیت کا بھی سخت معاند ہے۔ اور اس نے مختلف جگہ دیدہ دانستہ کئی ایک غلط بیانیوں سے بھی کام لیا ہے۔ مثلاً یہ کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے قرآن شریف کے مقابل اپنا عربی تحدیانہ کلام مثل کے طور پر پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ بات سرتاپا غلط محض ہے۔ جس میں صداقت رتی بھر بھی نہیں پائی جاتی۔ برعکس اس کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنی مختلف تصانیف میں یوں رقم فرمایا ہے۔ کہ

"مجھے قرآن شریف کی عربی زبان کے معجزہ کے ظل پر عربی فصاحت و بلاغت کا نشان دیا گیا ہے۔ کوئی نہیں۔ جو اس میں میرا مقابلہ کر سکے"

بہرحال مصنف کتاب نے جس پیرایہ میں علماء وقت کے عذرات کا باطل ہونا ثابت کیا ہے۔ وہ واقعی ان کی ذلت اور کھلی شکست کا آئینہ دار ہے۔ سچ ہے۔ ؎

خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

معزز ناظرین! مختصر یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل ہر علمی میدان میں جو ان مولویوں کو شکست فاش ہوئی۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ مگر افسوس تاریکی کے فرزندوں نے اس بین نشان سے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور اپنی عاقبت برباد کر لی۔

علماء وقت میں سے کچھ تو حضرت احمدؑ مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی طاعون کا شکار ہو کر ہلاک ہو گئے۔ اور باقیوں نے مختلف قسم کی مصیبتوں اور دکھوں کے شکنجہ میں جان دی۔ اور اس طرح تکذیب مسیح موعودؑ کا مزہ چکھا۔

لیکن ان میں سے ایک صاحب (جن کو قدرت نے آنے والے لوگوں کے لئے بطور نشان کے رکھا تھا) اپنے روحانی باپ بٹالوی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پہلے کی نسبت اپنی شوخیوں میں اور بھی بیباک ہو گیا۔ حتیٰ کہ جب ۱۹۰۷ء میں ان کی شرارتیں حد اعتدال سے بھی تجاوز کر گئیں۔ تو خدا تعالیٰ کے جری نے اسے میدان مقابلہ میں للکارا۔ اور مباہلہ کی دعوت دی۔ پھر کیا تھا؟ ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ رنگ زرد پڑ گیا۔ لگا حیلوں۔ بہانوں میں اس سرخ موت کے پیالہ کو ٹالنے۔ بہتیرے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارے۔ آخر کار کوئی راہ دکھائی نہ دی۔ تو تخیلات کی دنیا میں چکر لگانے لگا۔ چکر لگاتے لگاتے روحانی باپ سے ملاقات ہو گئی۔ بس اور کیا چاہیئے تھا۔ خوشی میں پھولا نہ سمایا۔ روحانی باپ نے پوچھا۔ کہو بیٹا! کیا بات ہے؟ بیٹا صاحب فرمانے لگے۔ کہ وہ جس نے آپ کو نہ چھوڑا تھا۔ اور شکست پر شکست دی تھی۔ سیف برّاں بے کر میرے پیچھے بھی پڑ گیا ہے۔ بتاؤ روحانی بتاجی! اب میں کروں تو کیا کروں۔ باپ صاحب یوں گویا ہوئے۔ کہ اے میرے روحانی فرزند! یہاں وہی چال چلو۔ جو میں نے تفسیر نویسی کے مقابلہ سے عاجز آ کر اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد ۱۹ میں چلی تھی۔ اس پر روحانی فرزند بہت خوش ہؤا۔ اور خدا کے جری کو ان الفاظ میں مخاطب ہو کر اپنے سر سے موت کا پیالہ ٹلایا کہ دیکھو جی۔

"چونکہ خاکسار نہ واقع میں اور نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے۔ اس لئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں" (الہامات مرزا صفحہ ۸۵ طبع دوم مصنفہ ثنائی)

اس پر خدا کے مامور نے ثنائی حالت پر رحم کھاتے ہوئے "شیر پنجاب" اور "فاتح قادیان" کا خبط رکھنے والے امرتسری مولوی کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے سے ہی تحریر فرما چکے ہوئے تھے۔ کہ

"اگر اس چیلنج پر وہ (ثناء اللہ) مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے۔ تو ضرور وہ پہلے مریں گے" (اعجاز احمدی ص۳۷)

غرض چھٹکارا حاصل کرنے پر ثنائی ذلت اور بھی زیادہ ہو گئی۔ اور خود بدولت (ایڈیٹر اہلحدیث) اپنی ناکامی و نامرادی کا دبی زبان سے یوں اظہار کرنے لگے۔ کہ ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

غرض بٹالوی صاحب کے روحانی فرزند مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری میدان مباہلہ سے بھاگے تھے۔ سو بھاگ گئے۔ اور اپنے عمل سے خدا کے مامور کا جری ہونا ثابت کر کے کچھ عرصہ تک خاموشی کا روزہ رکھ لیا۔ حتیٰ کہ جب الہامات خداوندی اور پیشگوئیوں کی بناء پر خدا تعالیٰ کے صادق مسیح موعودؑ کا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال ہو گیا۔ تو ان میدان مقابلہ سے بھاگے ہوئے امرتسری مولوی صاحب میں پہلی سی شوخیاں پھر عود کر آئیں۔ اور یہ لگے بغلیں جھانکنے۔ مگر قدرت نے تو ان کی سرکوبی کا پہلے سے ہی انتظام کر رکھا تھا۔ جناب قبلہ ایڈیٹر صاحب اخبار فاروق اور دیگر خدام المسیحؑ تحریر و تقریر ہر دو ذرائع سے انہیں مقابلہ میں بلانے لگے۔ اور یہ صاحب اپنے ہمخیالوں سے داد لینے کی خاطر میدان مقابلہ میں آنے لگے۔

لیکن ہر بار جو شکست کا منہ دیکھا۔ تو اب حیران تھے۔ کہ کروں تو کیا کروں۔ آخر کار یہ نامعقول عذر تراشا کہ دیکھو جی میں تو ہوں پنجاب کا سند یافتہ مولوی فاضل۔ لہذا جو بھی میرے مقابل آئے۔ وہ ڈگری یافتہ مولوی فاضل ہی ہو۔ تب میں مناظرہ کروں گا۔ ورنہ میری کسر شان ہے۔ بہتیرا سمجھایا۔ کہ بابا یہ تو تُو نے اب نیا عذر تراشا ہے۔ پہلے تجھے اس کا کیوں خیال نہ تھا۔ تو امرتسری حضرت نہ۔ نہ میں ہی ٹالتے گئے۔

خیر قدرت نے تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے اس ادعا باطل کو بھی پاش پاش کر دیا۔ یعنی مدینۃ المسیح قادیان دارالامان میں جامعہ احمدیہ کھل گیا۔ جس میں اب ہر سال درجنوں احمدی مولوی فاضل کا امتحان دیکر بٹالوی کے روحانی فرزند امرتسری کو جگہ بجگہ میدان مناظرہ میں للکارتے رہتے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب نے یہ دیکھ کر کہ اب تو میرے مقابلہ میں ہزاروں قادیانی مولوی فاضل ہیں۔ ایک قسم کا میدان مناظرہ سے انکار ہی کر دیا ہوا ہے۔ اور جو بھی ان کے پاس درخواست مناظرہ لے کر جائے۔ تو یہ ادھر۔ ادھر کی باتوں میں ہی ٹال دیتے ہیں۔

ہاں اس مذکورہ بالا ثنائی کمزوری اور کھلی شکست پر پردہ ڈالنے کے لئے انہوں نے عبداللہ معمار جیسے عربی زبان سے کوسوں دور چند ایک اپنے روحانی فرزندوں کو رکھ چھوڑا ہے۔ جنہوں نے ثنائی مدرسہ سے طوطے کی طرح چند بیہودہ اعتراضات اور مغلطات رٹ چھوڑی ہیں۔ جنہیں وہ ہر جگہ میدان مناظرہ میں دوہرا کر اپنے روحانی باپ

سرمہ نور رجسٹرڈ
قیمت فی تولہ دو روپیہ
چھ ماشہ ایک روپیہ
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا بابرکت نسخہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ
اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤساء امراء عوام الناس اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے
ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ اندھراتا۔ ناخنہ۔ سرخی۔ خارش۔ پانی بہنا وغیرہ
اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بےنظیر ہے
منی آرڈر یا ٹکٹ بھیج کر آرڈر دینے والوں کو محصولڈاک کی بچت ہوگی
ملنے کا پتہ
شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرتسری کی ذلت کا موجب بنتے رہتے ہیں۔ کاش اگر ان میں ذرا بھر بھی شرم ہو۔ تو یہ دوبارہ اس میدان کا رخ ہی نہ کریں۔ مگر یہ سبق تو ان کے روحانی باپ امرتسری نے بھی بٹالوی مدرسہ سے نہیں پڑھا۔ کہ انہیں یاد ہو۔ انہیں لوگوں کی نسبت ہی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ ؎

بدگمانی نے انہیں مجنون و اندھا کر دیا
ورنہ تھے میری صداقت پر براہیں بیشمار

کھلا چیلنج

چونکہ آج کل بھی اخبار "اہلحدیث" میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور ان کے روحانی فرزند عبد اللہ معمار ہمچو دیگر ثنائی پارٹی کے جوشیلے ممبر سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت غلط بیانیوں سے کام لیکر کالم کے کالم سیاہ کرتے رہتے ہیں۔ لہذا انہیں ہماری طرف سے یہ کھلا چیلنج ہے۔ کہ اگر وہ سردار اہلحدیث مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو صادق القول سمجھتے ہیں۔ تو ان کی مندرجہ ذیل چند ایک افترا پردازیوں کو حقیقت پر مبنی ثابت کر کے جھوٹ جیسی نجاست سے انہیں نجات دلائیں۔ [ح۱] مولوی بٹالوی صاحب یوں گوہر افشان ہیں۔ کہ "قادیان کے مرزا کا مذہب باطل جو پنجاب ہندوستان میں کسی قدر شیوع پایا ہے تو[ح۲] اس کا سبب و منشا بھی یہی ہے۔ کہ وہ مغالطے سے کام لیتا ہے۔

اور اپنے پیروان کو آزادی کا سبق دیتا ہے کہ تصویریں[۳] بناؤ۔ سود[۴] کھاؤ۔ اور دور[۵] دراز سفر کی مصیبت کیوں اٹھا کر مکہ جاتے ہو۔ بجائے[۶] مکہ کے قادیان کو کعبہ بناؤ۔ گرمی کے موسم میں روزہ رکھ کر بھوکے نہ مرو۔ بلکہ اس بیت پر عمل کرو۔ ؎

نہ رکھو روزہ نہ مر بھوکا نہ جا مسجد نہ دے سجدہ
وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا"

(اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ جلد ۱۹)

ثنائی پارٹی کے ممبرو!

اس میدان میں سوچ سمجھ کو قدم رکھنا۔ کہیں اور بھی ذلت کا منہ دیکھنا نہ پڑے۔ ہاں ابھی سے کان کھول کر سن لو۔ ہم پہلے سے ہی ڈنکے کی چوٹ کہے دیتے ہیں۔ کہ ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

(جواب کا منتظر۔ خواجہ بشیر احمد مجاہد)

حاشیہ ۱۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ ان کذبات بٹالویہ کو حقیقت پر مبنی ثابت کرنا ثنائی پارٹی اور بٹالوی کے پسر روحانی کے لئے موت ہے۔ اسلئے ہم بٹالوی کی روح کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ سُن! تیرا روحانی فرزند امرتسری تجھے کیا شاندار سرٹیفکیٹ دے رہا ہے۔ "جھوٹ بولنا ہر مذہب اور ملت میں بُرا ہے۔ خصوصاً مذہبی معاملات اور مباحثات میں تو اسکی مثال بعینہٖ وہی ہے۔ جو کہی گئی ہے۔ "گوہنہ کا گوہنہ مرغی کا گوہنہ" مرغی چونکہ انسانی پائخانہ کھا جاتی ہے۔ اسلئے اسکی بیٹھ انسانی پائخانہ سے زیادہ بدتر ہے۔ ہماری رائے میں یہی مثال مباحثوں اور مناظروں میں جھوٹ بولنے کی"۔ (اہلحدیث ۱۸ اگست ۱۹۲۲ء صفحہ ۲) کہو بٹالوی کے روحانی پوتو! اور ثنائی پارٹی کے جوشیلے ممبرو! تمہیں بھی اپنے روحانی باپ امرتسری کا یہ فتویٰ منظور ہے۔ بٹالوی کی روح تمہاری نسبت یقیناً یہی کہتی ہوگی۔ کہ ؎ دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے (مجاہد)

حاشیہ ۲۔ ایسا لکھنا مولوی صاحب بٹالوی کی بطالت پر دال ہے۔ حضور علیہ السلام نے کسی جگہ بھی اپنی جماعت کو تصویروں کی عام اشاعت کی اجازت نہیں دی۔ بحالتِ مجبوری اور وہ بھی ضرورت شرعی کو مد نظر رکھ کر حضور نے تصویر اتروائی ہے۔ جیسے کہ حضور علیہ السلام خود بھی تحریر فرماتے ہیں:۔ "میں اس بات کا سخت مخالف ہوں۔ کہ کوئی میری تصویر کھینچے۔ اور اسکو بت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا۔ کہ کوئی ایسا کرے۔ اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے۔ کہ آجکل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں۔ اول خواہشمند ہوتے ہیں۔ جو اسکی تصویر دیکھیں۔ کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے۔ اور اکثر ان کے محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں۔ کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔ اور وہ بباعث ہزارہا ۴۴ کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے۔ اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔ لہذا اس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کر لیتے ہیں۔ ...... لیکن باایں ہمہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ میری جماعت کے لوگ بغیر ایسی ضرورت کے جو کہ مضطر کرتی ہے۔ وہ میرے فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنا لیں۔ کیونکہ اسی طرح رفتہ رفتہ بدعات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور شرک تک پہنچتی ہیں۔ اسلئے میں اپنی جماعت کو اس جگہ بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو۔ ایسے کاموں سے دستکش رہیں۔ میں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں۔ اور میں نہیں چاہتا۔ کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا اور امر ہے۔ .... اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ جو شخص میری نصائح کو عظمت اور عزت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور میرا سچا پیرو ہے۔ وہ اس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دستکش رہیگا۔ ورنہ وہ میری ہدایتوں کے برخلاف اپنے تئیں چلاتا ہے۔ اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے۔" (مفصل دیکھو ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۴ تا ۱۹۵) مجاہد۔

بٹالوی کا انجام:۔ ناظرین فاروق اس رسالہ کو صرف ۵/ کے ٹکٹ ڈاک بھیج کر دفتر فاروق سے منگوا کر ایمان کو تازہ کریں۔

(منیجر فاروق)

براہین احمدیہ ہر چہار حصص

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء اور مقبول عام کتاب براہین احمدیہ ہر چہار حصص بکڈپو نے دوستوں کے پیہم تقاضا پر زر کثیر صرف کر کے بڑے اہتمام سے چھپوانی شروع کی ہے۔ اس میں حضور علیہ السلام نے قرآن مجید کی افضلیت۔ اس کا بے مثل ہونا۔ اسلام کی فضیلت اور الہام کی حقیقت پر سیر کن بحث کی ہے۔ اور ایسے عجیب اور لطیف دلائل رقم فرمائے ہیں۔ کہ مخالف سے مخالف بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ روپیہ کی قلت کی وجہ سے بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی جا رہی ہے۔ جن دوستوں کی درخواستیں یکم دسمبر تک دفتر بکڈپو میں پہنچ جائیں گی ان سے رعایتی قیمت مجلد تین روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک لی جائے گی۔ لیکن جو تساہل سے کام لیں گے۔ اور وقت مقررہ کے بعد آرڈر دیں گے۔ ان سے اصل قیمت چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک وصول کی جائے گی۔ کتابت اور طباعت کا نہایت عمدہ اہتمام کیا گیا ہے۔ سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ ہے۔ کتاب یا بذریعہ وی پی یا پیشگی قیمت آنے پر روانہ کی جائے گی۔ نوٹ:۔ پہلے تین حصے چھپ چکے ہیں۔ جن کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان دینے والے احباب فوراً طلب فرمائیں۔

نوٹ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابوں کا سٹ جسکی سابقہ قیمت پچاس روپیہ تھی۔ اب صرف پچیس روپیہ میں خریدیں۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت کی خاص توجہ کی ضرورت

ان دنوں اخبارات کو جن مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ ان میں سے سب سے بڑی مشکل کاغذ کی گرانی ہے۔ کہ جو کاغذ جنگ سے پہلے دو روپیہ فی رم آتا تھا۔ اب وہ کاغذ جنگ کی وجہ سے پانچ روپیہ فی رم سے ملتا ہے۔ پھر بھی بڑی مشکل سے۔ جس نے پیشگی روپیہ دے دیا۔ اس کو تو چند رم کاغذ کے مل جاتے ہیں۔ ورنہ کاغذ ملتا ہی نہیں۔ ان حالات میں پڑنے سے بڑے بڑے اخبارات نے یا تو صفحے کم کر دیئے ہیں۔ یا کاغذ ہلکا اور سستا لگانا شروع کر دیا ہے۔ یا چندہ بڑھا دیا ہے۔ مگر

تحریک جدید کے اخبار فاروق نے

باوجود ان مشکلات کے خدا کے فضل سے نہ تو صفحات کم کئے ہیں۔ اور نہ کاغذ ہلکا یا سستا لگایا ہے۔ نہ چندہ ہی بڑھایا ہے۔ کیونکہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا منشاء یہ ہے۔ کہ تحریک جدید کا اخبار اتنے کم چندہ کا ہو۔ کہ جس کو ہر حیثیت کا احمدی خرید سکے۔ اور جماعت کا کوئی خواندہ احمدی ایسا نہ ہو۔ جو تحریک جدید کا اخبار فاروق نہ خرید سکے۔ ڈھائی روپیہ سالانہ چندہ کا آج دنیا بھر میں کوئی ہفتہ وار اخبار سوائے تحریک جدید کے اخبار فاروق کے نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے فاروق کے متعلق احباب کو مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

"اس قدر سستا اخبار ہوتے ہوئے میرے نزدیک اسکی خریداری سے وہی شخص غفلت برت سکتا ہے۔ جسے علم سے ذرا بھی مس نہ ہو۔ کوئی دوسرا شخص اس قسم کی غفلت نہیں کر سکتا۔"

اب اس ارشاد کے ہوتے ہوئے پھر بھی کوئی دوست اگر ڈھائی روپیہ سالانہ خرچ کرنے سے بھی دریغ کرتا ہے۔ اور حضرت صاحب ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی بھی تعمیل نہیں کرتا۔ جو حضور نے فرمایا ہے۔ کہ:۔

"فاروق میں میرا خطبہ بھی شائع ہوتا ہے جس کا پڑھنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔"

تو اسکو خدا سے جلد توفیق ملنے کی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ حضور کے ارشاد پر جلد سے جلد عمل کرنے کی اللہ تعالیٰ ان کو توفیق اور ہمت دے۔ کیونکہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ:۔

"میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں۔ اڑھائی روپیہ سالانہ میں ان کو میرا خطبہ بھی مل جائیگا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔"

لہذا ہر ایک پڑھے لکھے احمدی سے میں حضور کے مندرجہ بالا ارشادات کو پیش کر کے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد خود خریدار فاروق کے بن کر ثواب حاصل کریں۔ اور دوسروں سے اخبار لے کر نہ پڑھا کریں۔ یہ طریق مفت خوروں کا ہے۔ جو احمدیوں کی شان کے خلاف ہے۔ خدا آپ کے دلوں کو اس طرف پھیر دے۔ آمین۔

(خاکسار منیجر فاروق قادیان)

کیا آپ نے فاروق کے لئے اب تک کوئی خریدار نہیں دیا؟

چیدہ خبریں

امرتسر ۹ نومبر۔ سونا ۴۲/۱۲/۲ چاندی ۶۱/ پونڈ ۲۸/ گندم ۳/۳/۹ سے ۳/۴/۹ نخود ۳/۳/۶ سے ۳/۹/۸

لنڈن ۱۰ نومبر۔ افسوس کہ مسٹر چیمبر لین سابق وزیر اعظم انگلستان کل اپنے دیہاتی مکان میں فوت ہوگئے۔ اس وقت ان کی عمر ۷۲ سال کی تھی۔ وہ ساری عمر سیاسیات میں سرگرم حصہ لیتے رہے۔ ۱۹۳۱ء سے گذشتہ اکتوبر تک وزارت کے ممبر رہے۔ ۱۹۱۸ء میں ہوس آف کامنز کے ممبر چنے گئے۔ ۱۹۳۷ء میں وزیر اعظم بنے۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ کل رات برطانوی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے تین جہاز تباہ کئے۔ جرمن ہوائی جہاز انگلینڈ اور ویلز کے اور علاقوں پر بھی اڑے۔ مگر ان کے بموں سے بہت تھوڑے آدمی زخمی ہوئے۔ اور نقصان بھی کم ہوا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں۔ والسلام (خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک یہ نسخہ معجون مبارک میرے مکرم مہربان جناب مرزا صاحب کا فرمودہ ہے۔ آپ اس معجون کو شوق سے استعمال فرماتے تھے۔ دماغی روشنی کی معاون اور ضعف بصارت و آنکھوں سے پانی بہنے اور دماغی طاقت کو بہت مفید ہے۔ اسکے فوائد و برکات بکثرت ہیں۔ مگر بوجہ طوالت پورے پورے بیان میں سد راہ ہیں قیمت فی سیر ۸/ خوراک دو تولہ۔

معجون دلشاد فی الواقعہ ہی دلشاد ہے۔ استعمال کے پندرہ منٹ بعد چستی۔ پھرتی۔ خوشی اسکی پہلی خوبی ہے۔ اعضاء رئیسہ۔ دل دماغ۔ معدہ۔ جگر کی طاقتوں کو بڑھاتا ہے۔ اعصابی کمزوری کو بہت ہی مفید ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں بھی اعصابی کمزوری نزدیک نہیں آتی۔ نیز مستورات کے لئے بھی اختناق الرحم یعنی غشی کا طاری ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں چھوٹے پڑ جانا کا بہترین علاج ہے۔ قیمت پندرہ خوراک وزنی ۱۱ تولہ تین روپے۔

سفوف نشاط یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کرلیں۔ دو ہفتہ بعد دیکھیں کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا ہے۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقعد میں جو کمی آچکی ہو۔ وہ سب حاصل ہو جائے گی۔ سرعت انزال اور احتلام اور جریان کا مریض تو ضرور ہی اس کا استعمال کرے۔ اور جائز طور پر جس امساک کی ضرورت ہے۔ وہ یقیناً اس سے حاصل ہو جائیگی۔ قیمت پندرہ خوراک ۸/

حبوب زود جام قیمت ایک درجن ۸/ یہ حضرت مرزا صاحب کا مشہور نسخہ ہے۔ جو طاقت کے لئے از حد مفید ہے۔ پہلی خوراک ہی اپنے فوائد اور برکات ظاہر کر دے گی۔

دوائی جریان الرحم یعنی لیکوریا یہ نسخہ ایک بلند پایہ پارسا درویشانہ زندگی بسر کرنے والے حکیم صاحب کا فرمودہ ہے۔ نہایت ہی عجیب الاثر اور آرام دیرپا ہے۔ یہ دوائی مہینوں کی محنت سے تیار ہوتی ہے۔ اگر اس میں بے مثال فوائد نہ ہوتے۔ تو میں اس کے تیار کرنے میں ہرگز اتنا وقت خرچ نہ کرتا۔ مقامی اور نواح کی سینکڑوں مریضہ جن کے جسم اور طاقت سفید اور زرد رطوبت کے بہنے سے گھن کی طرح روز بروز کھوکھلا ہو رہے تھے۔ اس کے استعمال سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۲/ دو روپیہ۔

اکسیر بواسیر یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس نسخہ کو بہت ہی پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ ہزاروں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ۔

معجون روشن دماغ اس کے اجزاء قوائے ذہنی کو بہت ہی مدد دیتے ہیں۔ قیمت میں حتی المقدور بطور امداد رعایت کر دی گئی ہے۔ تاکہ غریب طلباء بھی فائدہ اٹھاویں۔ اگر صاحب توفیق طلباء بنظر ثواب خرید کر غریب طلباء کو خرید دیں۔ تو کار ثواب ہے۔ کند ذہن طلباء بطور امتحان ایک ڈبیہ ضرور ہی خرید دیں۔ پھر دیکھیں کہ اس عجیب الاثر معجون سے محض دو ہفتہ استعمال سے ذہنی روشنی میں کس قدر اضافہ ہوتا ہے قیمت بارہ آنے۔ **نوٹ**:۔ اسکے علاوہ دوائی درد گردہ۔ قبض کشا گولیاں جو کہ پیٹ درد سر درد کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اسکے علاوہ خشک ادویات و عرق شربت معجون جالینوس اطریفل زمانی اور ماہواری بیماری کے نقائص کو دور کرنے کے جوشاندے وغیرہ تیار رہتے ہیں۔

المشتہر:۔ ملاوامل حکیم، بڑا بازار قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی ۱۰ر نومبر۔ آج سویرے نئی دہلی میں اخبارات کے ایڈیٹروں کی اہم کانفرنس زیر صدارت ایڈیٹر اخبار "ہندو" مدراس ہوئی۔ جس میں پریذیڈنٹ نے اعلان کیا۔ کہ انہیں اطلاع دی گئی ہے۔ ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت اخبارات کے لئے جو پابندی عائد کی گئی تھی۔ اور جو یہ تھی۔ کہ ایسی خبریں نہ شائع کی جائیں۔ جن سے لڑائی کے خلاف جذبہ پیدا ہو۔ اسے واپس لے لیا جائیگا۔

لنڈن ۱۰ر نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آسٹریلیا کے بیڑے نے بہت سی سرنگوں کو برباد کر دیا ہے۔ جو آسٹریلیا کے سمندر میں بچھائی گئی تھیں۔ آسٹریلیا کا بیڑا سمندر میں سرنگیں بچھانے والے جہاز کی تلاش میں ہے۔

لنڈن ۱۰ر نومبر مالٹا کے گورنر نے اعلان کے ذریعہ مالٹا کے لوگوں کو خبردار کیا ہے۔ کہ روم کے سمندر اور مشرق قریب میں بڑے زور کی جنگ ہونے والی ہے۔ جس کے لئے بہت بڑی قربانی کرنی چاہیئے۔ بے شک ایک خطرناک لڑائی ہونے والی ہے۔ لیکن کامیابی کا دن بھی قریب آرہا ہے۔ کل اطالوی ہوائی جہازوں نے مالٹا پر پھر ناکام حملہ کیا۔ برطانوی ہوائی جہاز جونہی آگے بڑھے۔ اطالوی جہاز بھاگ نکلے۔

ایتھنز ۱۰ر نومبر ایک سرکاری یونانی اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ لڑائی کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ یونانی فوج کے داہنے حصہ پر دشمن نے حملہ کیا۔ مگر منہ کی کھائی۔ دشمن کے ۸۰ آدمی قید کر لئے گئے۔

لنڈن ۱۰ر نومبر۔ گورنمنٹ برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ اطالوی ہوائی جہاز بھی جرمن جہازوں کے ساتھ انگلستان پر حملہ کرنے میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس لئے ہمارا بھی حق ہے۔ کہ اٹلی میں جہاں چاہیں بمباری کریں۔

لنڈن ۱۰ر نومبر کہا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں دکنی چین سے واپس بلائی جا رہی ہیں۔ تاکہ انہیں فرانسیسی ہند چینی میں بھیجا جائے۔ چینی فوج کے ایک اعلیٰ افسر نے بیان کیا۔ کہ اس وقت تک ۱۰ لاکھ جاپانی یا تو مر کھپ چکے ہیں۔ یا لولے لنگڑے ہو چکے ہیں۔

ایتھنز ۱۱ر نومبر ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یونانیوں نے ایک بڑا میدان مارا ہے۔ اطالوی ڈویژن نے ایک مورچہ پر بہت بڑا حملہ کیا۔ مگر یونانیوں نے جوابی حملہ کر کے انہیں مار بھگایا۔ اطالوی بدحواس ہو کر بھاگے۔ تو ان کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ اور زخمی ہوئے۔ وہ بہت سا لڑائی کا سامان بھی چھوڑ گئے۔

لنڈن ۱۱ر نومبر۔ کل جرمن ہوائی جہازوں کا لنڈن پر بہت زور رہا۔ ایک سو کے قریب جہازوں نے لنڈن تک پہنچنے کی کوشش کی۔ مگر ان میں سے صرف چار پہنچ سکے۔ پرسوں کے مقابلہ میں کل رات ہوائی حملہ کا زیادہ زور رہا۔ دوکانوں مکانوں اور نالیوں پر بم گرائے گئے۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۱ر نومبر کل انگریزی ہوائی جہازوں نے ڈینزگ پر پہلی دفعہ حملہ کیا۔ اور بم برسائے۔ یہ وہ مقام ہے۔ جس کی وجہ سے موجودہ جنگ شروع ہوئی۔ آج تک جرمنی پر جتنے ہوائی حملے کئے گئے۔ ان میں سے یہ سب سے لمبا حملہ تھا۔ جس کے لئے آنے جانے کے واسطے دو ہزار میل سفر کرنا پڑا۔

اکسیر البدن رجسٹرڈ

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں۔ اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اور سردیوں کے عوارض انفلوانزا۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی بخار وغیرہ کو روکنا بس اسی اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصولڈاک علاوہ۔

ڈاکٹر صاحب کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی۔ انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بے حد فائدہ ہوا۔ جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک اور شیشی بذریعہ وی۔ پی۔ بھیجدیں۔

حکیم صاحب کی رائے

جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب جو قادیان میں سب سے پرانے اور تجربہ کار طبیب ہیں۔ لکھتے ہیں کہ مجھے کمر درد کی سخت شکایت تھی یہانتک کہ اٹھنے بیٹھنے سے بھی لاچار تھا۔ آپ کی دوا اکسیر البدن کے استعمال کے بعد میری صحت بہت اچھی ہو گئی واقعی یہ دوا مقوی اعصاب مقوی دماغ اور مقوی جسم و باہ ہے۔

ایک سن رسیدہ بزرگ کی رائے

جناب شیخ بدرالدین صاحب زمیندار و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کنگ لکھتے ہیں۔ کہ میں ایک سن رسیدہ شخص ہوں۔ مگر اکسیر البدن کی ایک ماہ کی خوراک سے ہی صحت دو چند ہو گئی۔ اور اس اکسیر کی گوناگوں اور عجیب در عجیب تعریف سے میری زبان قاصر ہے۔ براہ کرم ایک ماہ کی خوراک اور ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

انبالہ میں دو حسرتناک موتیں:۔ فاروق کی تمام کاپیاں تیار ہو چکی تھیں۔ کہ نہایت ہی رنج و الم کی یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ ۲؍ ماہ رمضان کو بابو محمد شریف پسر میاں احمد حسن صاحب بعمر ۲۶ سال رات کے دو بجے چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ مرحوم تبلیغ کا بہت جوش رکھتے تھے۔ اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا مغفرت کرے۔ اور والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (۲) میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جو گیارہ سال سے مرض دق میں مبتلا رہے اور آخری دم تک نہایت مستعدی سے کام کرتے رہے۔ احمدیہ لٹریچر کے پڑھنے کے بڑے شائق تھے۔ اور نہایت اخلاص سے تبلیغ بھی کرتے تھے آخر ۱۰ر نومبر ۱۹۴۰ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم میرے عزیز دوست بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت انبالہ کے پوتے تھے۔ اللہ تعالے مغفرت کرے۔ اور مرحوم کے اعزاء و اقرباء کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔ ہمیں ان ہر دو موتوں کا نہایت [illegible] آمین۔

سرمہ ممیرا خاص اور اکسیر چشم کے متعلق شہادت

(۱) عبدالواحد صاحب دہلی سے فرماتے ہیں۔ کہ میرے برادر معظم جناب مولوی سید عبدالقادر صاحب احمدی کو لیڈ و اسسٹنٹ ٹیکس کلرک دفتر گورنر جنرل کی آنکھیں سخت دماغی محنت کے باعث گھبرا جاتی تھیں۔ خصوصاً بائیں آنکھ کو باریک انگریزی حروف پڑھنے میں دقت محسوس ہوتی تھی۔ انہیں آپکا سرمہ ممیرا خاص استعمال کرایا گیا۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ صرف چند روز کے استعمال سے ان کی یہ شکایت قطعاً دور ہو گئی۔ واقعی آپ کا یہ حیرت انگیز سرمہ ایک لاجواب چیز ہے۔

(۲) ماسٹر علی محمد صاحب مسلم حویلی لکھا ضلع منٹگمری سے فرماتے ہیں۔ مجھے ۱۹۱۸ء سے ککروں کی شکایت چلی آتی ہے۔ اور ہفتہ میں دو بار کاسٹک ٹیچ کرانا پڑتا ہے۔ اور آنکھوں سے پانی بھی بہتا ہے۔ لیکن سرمہ اکسیر چشم کے استعمال سے کاسٹک ٹیچ کرانے کی ضرورت نہیں رہی۔ اور آنکھوں سے پانی بہنا بھی بند ہو گیا ہے۔ سرمہ اکسیر چشم نہایت ہی مفید چیز ہے۔

سرمہ ممیرا خاص:۔ یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دفعیہ کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے ککروں اور آنکھ کی سرخی کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ ۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ ۱۰

سرمہ اکسیر چشم:۔ یہ سرمہ آنکھوں کی سب بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً نئے اور پرانے ککروں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ نیز ناخنہ وغیرہ امراض کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ عہ ۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ ۱۲

تریاق کبیر:۔ یہ دواخانہ خدمت خلق کا تیار کردہ ہے۔ اس تریاق کا ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے۔ یہ تریاق جملہ امراض کے لئے از حد مفید ہے مثلاً اسہال۔ بخار۔ کھانسی۔ نزلہ۔ پیٹ درد۔ جگر کی خرابی کان کی درد۔ دانت درد سستی۔ قبض کے نقصانات۔ جوڑوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ ہیضہ۔ غرض بیسیوں بیماریاں ہیں۔ جن میں اس کا ایک ایک قطرہ مریض کے لئے آب حیات کا کام دے سکتا ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۸ ؍ درمیانی شیشی عہ بڑی شیشی عہ۔

تریاق کے متعلق ایک شہادت:۔ سید جلال الدین صاحب کشمیری فرماتے ہیں۔ مجھے دو سال سے معدہ کی سخت تکلیف تھی۔ جسکی وجہ سے ایک چھٹانک غذا ہضم ہونی مشکل ہو گئی تھی۔ پھر میں نے دواخانہ خدمت خلق سے تریاق کبیر لیا اسے شروع کئے چند دن ہی گذرے ہوں گے کہ اس نے حیرت انگیز فائدہ کیا ہے۔ کھانا وغیرہ بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ اور بھوک خوب لگتی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جو بدنی سستی۔ کمزوری وغیرہ تھی۔ اس میں بھی فائدہ ہو رہا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)